بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 3

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

30/ربیع الثانی 1439 ہجری قمری • 18/صلح 1397 ہجری شمسی • 18/جنوری 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ
وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ

(سورۃ البقرۃ:44)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 جنوری 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یقینا سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے اُن نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 121)

---

123 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2017 کی مختصر رپورٹ (آغاز جلسہ سے 126 واں سال)

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 123 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

● 44 ممالک کی نمائندگی، 20,048 شمع احمدیت کے پروانوں کی جلسہ میں شمولیت

● حضور انور کے اختتامی خطاب کے موقع پر لندن میں 5,300 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

● نماز تہجد ● درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ● علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ● جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ● مہمانان کرام کی تعارفی تقاریر ● ملکی و غیر ملکی زبانوں میں ترجمانی ● احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائش کا انعقاد ● 32 نکاحوں کے اعلانات ● پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ● پرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ● 20 تا 22/دسمبر عربی پروگرام ''اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَآءِ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ'' کی ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل قادیان اسٹوڈیو سے لائیو نشریات ● 3 تا 5/جنوری The Messiah of the Age کے عنوان سے افریقہ کیلئے لائیو پروگرام کی نشریات ☆

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ قادیان بستان احمد کے وسیع احاطہ میں مورخہ 29، 30، 31 دسمبر 2017 کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ دُنیا کے 44 ممالک سے لوگ اس جلسہ میں شریک ہوئے اور کل حاضری بیس ہزار اڑتالیس تھی۔ جلسے کی تیاری بہت پہلے سے ہی شروع ہوجاتی ہے۔ راستوں گلی کوچوں اور محلوں کو صاف ستھرا کیا گیا۔ نظامت بجلی و روشنی کی طرف سے سڑکوں اور گلیوں میں روشنی کی گئی۔ بہشتی مقبرہ، دارالمسیح، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کو بجلی کے قمقموں سے دُلہن کی طرح سجایا گیا جس کا منظر بہت ہی خوبصورت اور پُر کشش تھا۔ ایک ہفتہ پہلے سے ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی اور جوں جوں جلسہ قریب آتا گیا قادیان دارالامان کی رونق میں اضافہ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ جلسہ کے دنوں میں مہمانوں کے ہجوم سے اس کی رونق اور آب و تاب میں چار چاند لگ گئے۔

معائنہ کارکنان و انتظامات جلسہ

مورخہ 25/دسمبر 2017 کو جلسہ سالانہ 2017 کے سلسلہ میں مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بطور نمائندہ حضور انور کارکنان و انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

صبح ٹھیک 10:30 بجے جلسہ گاہ بوستان احمد میں تقریب معائنہ کارکنان کا انعقاد ہوا۔ سب سے پہلے نمائندہ حضور انور نے ناظمین و مہمان نوازوں سے مصافحہ فرمایا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی مرشد احمد ڈار صاحب نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ تمام کارکنان ایک طرح سے مشین کے پرزے ہیں، جب تک تمام پُرزے صحیح رنگ میں کام کرتے رہیں گے تمام نظام درست رہے گا۔ جلسہ سالانہ کے تمام کام کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کیلئے تقریباً دو درجن سے زیادہ شعبہ جات بنائے گئے۔

اس تقریب میں تمام شعبہ جات کے منتظمین اور نائبین موجود تھے۔ مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ یہ تقریب یعنی معائنہ کارکنان سلسلہ کی اہم روایات میں سے ہے۔ حضور انور جہاں موجود ہوتے ہیں خود معائنہ فرماتے ہیں اور دیگر جگہوں پر اپنے نمائندے مقرر فرماتے ہیں۔

آپ نے کارکنان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جملہ کارکنان کو ہمہ وقت اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر رہنا چاہئے۔ اگر رات دیر تک بھی جاگیں تو صبح نماز میں ضرور حاضر ہوں اور دعاؤں پر بھی زور دیں۔ اگر اللہ تعالیٰ خوش ہوگا تو مہمان بھی خوش ہوگا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مہمان نوازی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مہمان نوازی کے متعلق اہم ارشادات پڑھ کر سنائے۔

اس تقریب میں مکرم شعیب احمد صاحب (افسر جلسہ سالانہ)، مکرم مظفر احمد ناصر صاحب (افسر جلسہ گاہ) اور مکرم کے طارق احمد صاحب (افسر خدمت

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

وقف جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان اور
احبابِ جماعت کی ذمہ داریاں

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 جنوری 2018 کو وقف جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان فرمایا۔ آپ نے 60ویں سال کے اختتام اور 61ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

☆ گزشتہ سال یعنی سال 2017 میں احبابِ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر نے وقف جدید میں اٹھاسی لاکھ باسٹھ ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی۔

☆ یہ مالی قربانی گزشتہ سال کی نسبت آٹھ لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

☆ زیادہ قربانی کے لحاظ سے، پاکستان پوری دُنیا میں اوّل نمبر پر ہے۔ اس کے بعد باقی دس ممالک علی الترتیب اس طرح ہیں۔ (1) برطانیہ (2) جرمنی (3) امریکہ (4) کینیڈا (5) ہندوستان (6) آسٹریلیا (7) مڈل ایسٹ کی ایک جماعت (8) انڈونیشیا (9) مڈل ایسٹ کی ہی ایک اَور جماعت (10) گھانا۔

☆ جن ممالک نے گزشتہ سال کی نسبت اپنے چندوں میں نمایاں اضافہ کیا، اُن میں کینیڈا سرفہرست ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کینیڈا نے کافی ترقی کی ہے۔ فرمایا: افریقہ کے ممالک میں نائیجیریا نے کافی ترقی کی ہے تراسی فیصد اضافہ کیا ہے۔ مالی نے پچپن فیصد، سیرالیون نے پینتالیس فیصد، کیمرون نے پینتالیس فیصد، غانا نے چوبیس فیصد اضافہ کیا ہے۔

☆ وقف جدید کے چندہ میں حصہ لینے والوں کی تعداد سولہ لاکھ سے زائد ہے۔ نئے شامل ہونے والوں کی تعداد دو لاکھ اڑسٹھ ہزار ہے۔ یعنی گزشتہ سال کی نسبت دو لاکھ اڑسٹھ ہزار شاملین کا اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ "اصل تو یہ چیز ہے کہ شاملین بڑھنے چاہئیں۔"

☆ قربانی کے لحاظ سے بھارت کے دس صوبہ جات علی الترتیب اس طرح ہیں: (1) کیرالہ (2) جموں کشمیر (3) تلنگانہ (4) کرناٹکا (5) تامل ناڈو (6) اڈیشہ (7) ویسٹ بنگال (8) پنجاب (9) اترپردیس (10) مہاراشٹرا۔

☆ اسی طرح بھارت کی دس جماعتیں پوزیشن کے لحاظ سے اس طرح ہیں: (1) کالیکٹ (2) حیدرآباد (3) پتھہ پریم (4) قادیان (5) کولکاتہ (6) بنگلور (7) کنورٹاؤن (8) پینگاڈی (9) کرولائی (10) کروناگاپلی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج رُوئے زمین پر یہی ایک جماعت ہے جو اللہ اور اس کے رسول سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ دین کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر بے دریغ مالی قربانی کر رہی ہے۔ بے شمار ایسے واقعات ہیں کہ احمدی اپنے اوپر تنگی وارد کرکے، اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر، دین کی ضرورت کو مقدم کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دُنیا کے مختلف ممالک سے احمدیوں اور نومبائعین کی مالی قربانی کے بہت ہی ایمان افروز واقعات سنائے۔ ایک واقعہ گجرات انڈیا کا آپ نے سنایا کہ ایک احمدی نے اپنا ریفریجریٹر فروخت کرکے اس کی رقم چندہ وقف جدید میں ادا کی۔ انہوں نے مناسب نہیں سمجھا کہ محصل اُن کے پاس چندہ کیلئے آئے اور وہ اُسے خالی ہاتھ لوٹا دیں۔ چونکہ اس وقت ان کے پاس نقد رقم نہیں تھی لہٰذا اُنہوں نے اپنا ریفریجریٹر بیچ دیا۔ ایک واقعہ حضور انور نے جماعت احمدیہ ساندھن صوبہ یوپی کا سنایا کہ ایک احمدی نے انسپکٹر کو اگلے دن آنے کو کہا لیکن اگلے دن بھی روپے کا انتظام نہیں ہوسکا۔ یہ باتیں ان کی چھوٹی سی معصوم بیٹی سن رہی تھی، اس نے اپنے والد سے کہا کہ ابا آپ نے میری جوتی خریدنے کیلئے جو پیسے رکھے ہیں وہ چندے میں دے دیں جوتی مجھے بعد میں خرید دینا۔

ایک واقعہ حضور انور نے صوبہ یوپی کے شہر میرٹھ کی ایک فیملی کا سنایا جو کئی سالوں سے جماعت کے رابطے میں نہیں تھی۔ جب انسپکٹر وقف جدید نے ان کے یہاں جاکر چندہ وقف جدید کیلئے کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم صرف وقف جدید میں نہیں بلکہ تمام چندہ جات میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ لہٰذا موصوف نے اپنا باشرح لازمی چندہ کا بجٹ لکھوایا اور ساتھ ہی وقف جدید اور تحریک جدید اور ذیلی تنظیمات کے چندہ جات کا بجٹ بھی بنوایا اور پندرہ ہزار روپے اسی وقت چندہ وقف جدید میں بھی ادا کر دیئے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ایمان افروز واقعہ سنانے کے بعد ہمیں نصیحت فرمائی کہ: میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ سستی ہمارے کارکنان کی طرف سے ہوتی ہے، جماعتوں سے رابطہ نہیں کرتے اور بعض دفعہ ایک لمبا عرصہ رابطہ نہیں ہوتا، اِس لئے سارے نظام کو فعال ہونا چاہئے تاکہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر سوائے احمدی کے کوئی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرنے کی سوچ رکھتا ہو۔ من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کے علاوہ دین کی اشاعت اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی مالی قربانیاں کرتی ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو قربانی کا وہ ادراک دیا ہے جو دنیا میں کسی اور کو نہیں ہے اور اس کے بے شمار نمونے ہم ہر سال دیکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مالی قربانی کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعا دی، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ اُن کے ایمان و اخلاص میں بھی اضافہ کرے اور ہر ایک اپنے ہر قول و فعل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق عمل کرنے والے ہوں۔'' اللہ تعالیٰ حضور کی دعائیں ہمارے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

آخر پر احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں ہم نہایت ادب کے ساتھ گزارش کرتے ہیں کہ نئے سال میں ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کی خاطر وقف جدید کے چندوں میں نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدہ لکھوائیں تاکہ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو بھی ٹارگیٹ عطا فرمائیں ہم اسے آسانی کے ساتھ پُورا کرنے والے ہوں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اسی خطبہ جمعہ میں سال 2016 کی نسبت 2017 میں نمایاں اضافہ کے ساتھ چندہ ادا کرنے والے ممالک کے نام بھی بیان فرمائے ہیں۔ اور فرمایا کہ اس لحاظ سے ''کینیڈا نے کافی ترقی کی ہے۔'' پھر آپ نے بعض افریقن ممالک کے نام بیان فرمائے جنہوں نے پینتالیس فیصد اور پچپن فیصد تک اپنے چندوں میں اضافہ کیا۔ پس اس لحاظ سے ہمیں بھی وقف جدید میں نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنا وعدہ لکھوانا چاہئے۔ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے مال کے ساتھ ساتھ جان کی قربانی کا بھی مطالبہ تھا، اور انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے راستے میں مال کے ساتھ ساتھ جان کی بھی بے دریغ قربانیاں دیں۔ آج ہم سے صرف مال کی قربانی کا مطالبہ ہے کیونکہ مسیح موعود نے یضع الحرب کی پیشگوئی کے تحت لڑائی کو موقوف کر دیا ہے۔

چندوں میں مجموعی اضافہ کیلئے ہمیں حضور پُرنُور کی ہدایات پر سنجیدگی سے اور منصوبہ بندی کے ساتھ عمل کرنا ہوگا۔ مثلاً حضور انور نے فرمایا کہ کارکنان کی طرف سے رابطوں میں سستی ہوتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ بڑے شہروں میں کچھ تعداد احمدی نوجوانوں کی ایسی ہوتی ہے جو اپنے اپنے شہر اور گاؤں سے ملازمت کے سلسلہ میں بڑے شہروں میں آئے ہوئے ہوتے ہیں، لیکن مشن سے ان کا رابطہ نہیں ہوتا۔ ایسے نوجوانوں کو ڈھونڈنا اور ان سے رابطہ کرنا، یا کوئی فیملی ہے تو اس سے رابطہ کرنا ضروری ہے۔ اس لئے نہیں کہ چندہ میں اضافہ ہو بلکہ اس لئے کہ اُنہیں نظام سے منسلک کرنا ہمارا فرض ہے۔

مالی قربانی کے لحاظ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاں ملکوں کے نام بیان فرماتے ہیں وہاں صوبوں اور جماعتوں کے نام بھی بیان فرماتے ہیں۔ پس ہندوستان جو کئی سال سے ایک ہی پوزیشن پر قائم ہے، کوشش کرنی چاہئے کہ اس میں ترقی ہو۔ اسی طرح صوبوں کو آپس میں مالی قربانی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جماعتوں کو بھی اس کارِ خیر میں آپس میں مقابلہ کرنا چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ میں مقابلہ کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ ذیل میں ہم وقف جدید میں مالی قربانی کے لحاظ سے بھارت کی جماعتوں اور صوبوں کا پانچ سالہ گوشوارہ پیش کرتے ہیں تاکہ احباب اس کا بغور جائزہ لیں اور اس کارِ خیر میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

پہلی دس جماعتوں کی پوزیشن کا پانچ سالہ گوشوارہ

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
2017	کالیکٹ	حیدرآباد	پتھہ پریم	قادیان	کولکاتہ	بنگلور	کنورٹاؤن	پینگاڈی	کرولائی	کروناگاپلی
2016	کرولائی	کالیکٹ	حیدرآباد	پتھہ پریم	قادیان	کنورٹاؤن	کولکاتہ	بنگلور	سُولُور	پینگاڈی
2015	کرولائی	کالیکٹ	حیدرآباد	پتھہ پریم	قادیان	کنورٹاؤن	کولکاتہ	سُولُور	بنگلور	پینگاڈی
2014	کرولائی	کالیکٹ	حیدرآباد	کولکاتہ	قادیان	کنورٹاؤن	سُولُور	پینگاڈی	چنئی	بنگلور
2013	کرولائی	کالیکٹ	کنورٹاؤن	حیدرآباد	قادیان	کولکاتہ	چنئی	پینگاڈی	بنگلور	رشی نگر

پہلے دس صوبوں کی پوزیشن کا پانچ سالہ گوشوارہ

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
2017	کیرلہ	J&K	تلنگانہ	کرناٹکا	تامل ناڈو	اڈیشہ	بنگال	پنجاب	یوپی	مہاراشٹرا
2016	کیرلہ	J&K	تامل ناڈو	کرناٹکا	تلنگانہ	اڈیشہ	بنگال	پنجاب	یوپی	دہلی
2015	کیرلہ	تامل ناڈو	J&K	تلنگانہ	کرناٹکا	بنگال	اڈیشہ	پنجاب	یوپی	دہلی
2014	کیرلہ	J&K	تامل ناڈو	A.P	بنگال	اڈیشہ	کرناٹکا	پنجاب	یوپی	مہاراشٹرا
2013	کیرلہ	J&K	A.P	تامل ناڈو	بنگال	اڈیشہ	کرناٹکا	پنجاب	مہاراشٹرا	دہلی

جماعتوں کے گوشوارہ سے پتا چلتا ہے کہ قادیان جو لگاتار پانچویں پوزیشن پر آتا رہا ہے سال 2017 میں اسے چوتھی پوزیشن میں آنے کی توفیق ملی۔ اور اسی طرح حیدرآباد کی جماعت جو پہلے چوتھے اور پھر تیسرے نمبر پر آتی رہی اسے نمبر 2 پر آنے کی توفیق ملی ہے۔ اور کالیکٹ شہر جو دوسری پوزیشن پر ہوتا تھا اُسے اوّل پوزیشن پر آنے کی توفیق ملی ہے۔ مالی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کا یہ ایک دلچسپ مقابلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے، اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور تاریخی واقعات کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ارفع مقام اوران کے ایمان، اخلاص، وفا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ کے اعلیٰ درجہ کے معیاروں کا تذکرہ اوران پاکیزہ روشن مثالوں کے حوالہ سے افراد جماعت کو ان نمونوں کو اپنانے اوران کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15ردسمبر 2017ء بمطابق 15رفتح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

(التوبۃ:100) اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے اولین اور وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر ہے جو سبقت لے جانے والے ہیں جو روحانی مرتبہ میں سب سے اوپر ہیں اور اپنے ایمان کے معیاروں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اعمال بجالانے والوں میں باقی سب کو پیچھے چھوڑنے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے ایمان لائے اور دوسروں کے لئے، بعد میں آنے والوں کے لئے اپنی مثالیں بطور نمونہ چھوڑ گئے تاکہ دوسرے ان کے نمونوں کی تقلید کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں صحابہ کو بعد میں آنے والوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ بنایا ہے اور اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کے معیار اور ان اعمال سے راضی ہوا جو وہ بجالاتے رہے اور انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ ہر حال میں وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں شامل رہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی ان نمونوں پر چلتے رہیں گے، ایمان، اخلاص، وفا اور اعمال صالحہ بجالاتے رہیں گے وہ خدا تعالیٰ کے انعامات کے حاصل کرنے والے بنتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے بلند مقام کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاتے ہوئے ان کی پیروی کو ہدایت پانے کا ذریعہ بنایا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا کہ میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا)

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ، جلد 11 صفحہ 162 تا 163، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہؓ، حدیث 6018، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، 2001ء)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو یہ مقام عطا فرمایا ہے۔ ہر ایک ان میں سے ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ صحابہ کے مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے اور اللہ تعالیٰ سے اُن کے راضی ہونے کا ذکر فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں وہ صدق دکھلایا ہے کہ انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی آواز آ گئی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہ کو حاصل ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اس مقام کی خوبیاں اور کمالات الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتے''۔ (کیا خوبیاں اور کتنے کمالات ہیں اس کے؟۔ الفاظ ان کا احاطہ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔) فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جانا شخص کا کام نہیں بلکہ یہ توکّل، تبتّل اور رضا و تسلیم کا اعلیٰ مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان کو کسی قسم کا شکوہ شکایت اپنے مولیٰ سے نہیں رہتی۔ اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ سے راضی ہونا یہ موقوف ہے بندہ کے کمال صدق و وفاداری اور اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور کمال اطاعت پر''۔ فرمایا کہ ''جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کر لئے تھے۔''

پھر اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''......تم اپنے دل کو پاک کرو کہ مولیٰ کریم تم سے راضی ہو جاوے۔'' ہمیں نصیحت فرماتے ہیں ''اور تم اس سے راضی ہو جاؤ۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ سے کبھی کسی قسم کا شکوہ نہ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اپنے صدق سچائی اور وفاداری کو بھی کمال تک پہنچانا ہے۔ اپنے پاکیزگی کے درجہ کو بھی اعلیٰ معیار تک پہنچانا ہے۔ طہارت کو بھی اعلیٰ معیار تک لے کر جانا ہے۔ اور اطاعت کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ فرمایا کہ تم اس سے راضی اور مولیٰ کریم تم سے راضی ہو جائے۔ یہ باتیں ہوں گی تو مولیٰ کریم راضی ہوگا) ''اور تم اس سے راضی ہو جاؤ۔ پھر وہ تمہارے جسم میں تمہاری باتوں میں...... برکت رکھ دے گا۔''

(ملفوظات، جلد 8 صفحہ 139 تا 140، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جب یہ مقام حاصل ہو جائے تو پھر برکت حاصل ہوتی ہے۔ پس صحابہ ہمارے لئے نمونہ ہیں اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے۔ ان کے اگر آپس کے اختلافات کہیں نظر بھی آتے ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں قابل تقلید اور روشن ستارے کا نام ہی دیا ہے۔ اور روشن ستارہ ہی بتایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک موقع پر اپنے صحابہ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کام لینا۔ انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ دراصل میری محبت کی وجہ سے کرے گا۔ اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا وہ دراصل مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ جو شخص ان کو دکھ دے گا اس نے مجھ کو دکھ دیا اور جس نے مجھے دکھ دیا اس نے اللہ تعالیٰ کو دکھ دیا اور جس نے اللہ کو دکھ دیا اور ناراض کیا تو ظاہر ہے کہ وہ اللہ کی گرفت میں ہے۔''

(سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب فیمن سبّ اصحاب النبیؐ حدیث 3862)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہنا''۔ ہمارے مسلمانوں میں جو مختلف فرقے ہیں خاص طور پہ شیعہ یہ جب ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں تو صحابہ کے بارے میں بہت زیادہ کہتے ہیں۔ فرمایا کہ ''برا بھلا مت کہنا۔ ان کے کسی اقدام پر تنقید نہ کرنا۔ خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خیرات کرو تو بھی تمہیں اتنا ثواب و اجر نہیں ملے گا جتنا انہیں ایک مُد یا اس کے نصف کے برابر خرچ کرنے پر ملا تھا۔''

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبیؐ، باب قول النبیؐ لو کنت متخذا خلیلا، حدیث 3673)

پس یہ وہ لوگ ہیں جن کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے اور ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو ان کے پیچھے ہم نے چلنا ہے۔ کجا یہ کہ کسی کے خلاف کوئی بات کی جائے یا کسی کے بارے میں بھی ذہن میں خیال آئے اور کسی کے مرتبہ کو ہم اپنے بنائے ہوئے معیار کے مطابق پرکھنے کی کوشش کریں تو یہ غلط طریقہ ہے۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کے مقام و مرتبہ کا مزید ادراک دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''انصافاً دیکھا جاوے کہ ہمارے ہادیٔ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ جلا وطن ہوئے۔ ظلم اٹھائے۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں۔ لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع اُن کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم، تزکیہ نفس، اپنے پیروؤں کو دنیا سے متنفّر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی''۔ فرماتے ہیں کہ ''یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے اور اُن میں جو باہمی الفت و محبت تھی اس کا نقشہ (قرآن کریم میں) دو فقروں میں بیان فرمایا ہے۔ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ (الانفال:64) یعنی جو تالیف ان میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی، خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''اَب ایک اَور جماعت مسیح موعود کی ہے جس نے اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرنا ہے۔ صحابہؓ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے''۔ فرماتے ہیں ''کیا آپ لوگ ایسے ہیں؟ جب خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح کے ساتھ وہ لوگ ہوں گے جو صحابہؓ کے دوش بدوش ہوں گے۔ صحابہؓ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال، اپنا وطن راہِ حق میں دے دیا۔ اور سب کچھ چھوڑ دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہوگا۔ ایک دفعہ جب راہِ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کُل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے تو فرمایا کہ خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''رئیس مکّہ ہو اور کمبل پوش''۔ (حضرت ابوبکر کا مقام کہ مکّہ کے رئیس تھے۔ مسلمان ہو گئے تو کمبل پوش ہو گئے) ''غربا کا لباس پہنے۔ یہ سمجھ لو کہ وہ لوگ تو خدا کی راہ میں شہید ہو گئے۔ ان کے لئے تو یہی لکھا ہے کہ سیفوں (تلواروں) کے نیچے بہشت ہے لیکن ہمارے لئے تو اتنی سختی نہیں کیونکہ یَضَعُ الْحَرْب ہمارے لئے آیا ہے۔ یعنی مہدی کے وقت لڑائی نہیں ہوگی۔''

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 42 تا 43، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر صحابہ کے طریق زندگی کا نقشہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعّم پسند اور خورد و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟'' (صرف آسانیاں چاہتے تھے۔ اس لئے کفار پر غالب آ گئے۔) فرمایا ''نہیں۔ یہ بات تو نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی اُن کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللّیل اور صائم الدھر ہوں گے۔ اُن کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں۔ اور ان کی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی؟ قرآن کریم کی ذیل کی آیۂ شریفہ اُن کے طریق زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْھِبُوْنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ (الانفال:61) اور یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا (آل عمران:201) اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو''۔ (صبر کرتے رہنا۔ صبر دکھاؤ اور صبر کرو۔) رباط کے معنی کیا ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ ''رباط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس رباط کے لفظ سے انہیں پُوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اُن کے سپرد دو کام تھے۔ ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ''۔ (روحانی مقابلے کے لئے بھی رباط کا حکم ہے۔ ہر وقت سچی تیاری کرتے رہو۔ فرمایا ''اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے

ہیں۔اور یہ ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وہی کام کرتے ہیں جو سدھائے ہوئے اور تعلیم یافتہ ہوں‘‘۔آپ فرماتے ہیں کہ’’آجکل گھوڑوں کی تعلیم وتربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے۔اور اُسی طرح اُن کو سدھایا اور سکھایا جاتا ہے جس طرح بچوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔اگر اُن کو تعلیم نہ دی جائے اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمّے ہوں۔اور بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مُضر ثابت ہوں۔‘‘

(ملفوظات،جلد 1،صفحہ 54،55،ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اسی طرح نفس کو بھی سدھارنے کی ضرورت ہے۔اس کو بھی قابو کرنے کی ضرورت ہے۔اس کو بھی تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔پس رباط اسی وقت ہوگا جب انسان،ایک مومن علمی اور عملی طور پر ترقی کی کوشش کرے اور اپنے نفس کو بھی لگام دیتا رہے۔

صحابہ کے کیسے نمونے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے نتیجہ میں ان میں پیدا ہوئے؟اس کے بعض نمونے پیش کرتا ہوں۔ایک تو ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس میں دیکھا کہ اپنے گھر کا کُل سامان دینی ضرورت کے وقت لے کر حاضر ہو گئے۔آپ کے انکسار اور اللہ تعالیٰ کی خشیت کا ایک واقعہ اب سنیں۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کی حضرت عمرؓ کے ساتھ تکرار ہوگئی جو ناراضگی تک لمبی بحث ہوگئی۔ان کی آوازیں اونچی ہو گئی ہوں گی۔اس کے بعد جب بات ختم ہوگئی تو حضرت ابوبکر حضرت عمر کے پاس گئے اور معذرت کی کہ زیادہ تکرار میں آواز شاید کچھ زیادہ اونچی ہوگئی ہوگی۔سخت الفاظ ہو گئے ہوں گے۔لیکن حضرت عمر نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔اس پر حضرت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا اور عرض کی کہ اس کی معافی کے لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔تھوڑی دیر بعد ہی حضرت عمر کو بھی احساس ندامت ہوا۔شرمندگی ہوئی۔احساس ہوا کہ غلطی ہوگئی تھی اور وہ بھی حضرت ابوبکر کے گھر گئے کہ ان سے معذرت کریں۔وہاں دیکھا تو گھر میں نہیں تھے۔حضرت عمر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہیں دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ناراضگی سے سرخ ہو گیا۔یہ دیکھ کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر پہ بڑی ناراضگی ہے۔حضرت ابوبکر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے کہ غلطی میری تھی آپ عمر کو معاف کر دیں۔(صحیح البخاری،کتاب فضائل اصحاب النبیؐ،باب قول النبیؐ لو کنت متخذا خلیلا، حدیث 3661) یہ تھا آپ کا انکسار اور اللہ تعالیٰ کا خوف اور پھر حضرت عمر بھی شرمندہ تھے اور پھر معافی مانگنے آئے تھے۔دونوں طرف سے شرمندگی تھی۔یہ وہ پاک معاشرہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا اور اس میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مورد بنے۔

حضرت عمر کی عاجزی کے ایک واقعہ کا ذکر یوں ملتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ حضرت ابوبکر سے بہتر ہیں۔اس پر حضرت عمر رونے لگے اور فرمایا کہ خدا کی قسم!حضرت ابوبکر کی ایک رات اور ایک دن ہی عمر اور اس کی اولاد کی پوری زندگی سے بہتر ہے۔فرمایا کیا مَیں تمہیں اس رات اور دن کا حال سناؤں؟پوچھنے والے کے یہ کہنے پر کہ ہاں جی فرمائیں۔آپ نے فرمایا کہ ان کی رات تو وہ تھی جب رات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کر کے جانا پڑا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا ساتھ دیا اور ان کا دن وہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور عرب نماز اور زکوۃ سے منکر ہو گئے۔اس وقت انہوں نے میرے مشورے کے برخلاف جہاد کا عزم کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس میں کامیاب کر کے ثابت فرمایا کہ وہ حق پر تھے۔(کنز العمال،کتاب الفضائل،باب فضائل الصحابہؓ فضل الصدیقؓ،جلد 12،صفحہ 493 تا 494،حدیث 35615،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ 1985ء)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور جلیل القدر صحابی حضرت عثمان تھے جو خلیفہ ثالث بھی تھے۔آپ کی صلہ رحمی اور آپ کی زندگی کی بہت ساری خصوصیات بڑی نمایاں ہیں۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے۔اور دین کے لئے بہت قربانیاں کرنے والے بھی تھے۔(الاصابہ فی تمیز الصحابۃ،جلد 4،صفحہ 378،عثمان بن عفانؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

جب توسیع مسجد نبوی کا معاملہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اردگرد کے جتنے مکانات ہیں ان کو مسجد میں شامل کر لیا جائے۔ظاہر ہے وہ مکانات لوگوں سے خریدنے تھے۔اس وقت حضرت عثمان نے آگے بڑھ کر یعنی فوری طور پر اپنے آپ کو پیش کیا کہ مَیں یہ خریدتا ہوں اور پندرہ ہزار درہم دے کر وہ جگہ خرید لی۔مسلمانوں کو پانی کی دقّت کا سامنا ہوا۔ایک یہودی کا کنواں تھا۔وہاں سے پانی لینے میں دقّت تھی تو آپ نے یہودی سے منہ مانگی قیمت پر وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کیلئے پانی کا انتظام فرمایا۔(سنن النسائی،کتاب الاحباس،باب وقف المساجد،حدیث 3637 تا 3638) یہ ان کی ہمدردیٔ خلق تھی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔امیر معاویہ نے کسی سے حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کرنے کے لئے کہا۔اس نے کہا آپ سن لیں گے جو میں بیان کروں گا۔انہوں نے کہا ٹھیک ہے بیان کرو۔ظاہر ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ان کی مخالفت چلتی رہی۔اس نے کہا کہ اگر ضرور سننا ہے تو سنیں کہ وہ بلند حوصلہ اور مضبوط قویٰ کے مالک تھے۔فیصلہ کُن بات کہتے اور عدل سے فیصلہ کرتے۔ان کی جانب سے علم کا چشمہ پھوٹتا اور ان کی حکمت ہر طرف سے ٹپکتی۔دنیا اور اس کی رونقوں سے وحشت محسوس کرتے اور رات اور اس کی تنہائی سے اُنس رکھتے۔یعنی بجائے دنیاداری میں ملوّث ہونے کے راتوں کی عبادت ان کی پسندیدہ چیزیں تھیں۔کہنے لگا کہ وہ بہت رونے والے،لمبا غور کرنے والے تھے۔وہ ہم میں ہماری طرح رہتے تھے۔بڑی سادہ زندگی تھی۔کہتا ہے کہ خدا کی قسم!ہم ان کے ساتھ محبت وقرب کے تعلق کے باوجود ان کے رعب کی وجہ سے بات کرنے سے رکتے تھے۔کھل کے بات نہیں کر سکتے تھے۔وہ دیندار لوگوں کی عزت کرتے اور مساکین کو اپنے پاس جگہ دیتے۔طاقتور کو اس کے باطل موقف میں طمع کا موقع نہ دیتے۔اگر کوئی طاقتور ہے اور اس نے اگر جھوٹا موقف اختیار کیا ہے۔اس میں لالچ ہے،لالچ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو اس کا موقع اس کو نہ دیتے۔وہیں پکڑ لیتے۔اور کمزور آپ کے عدل سے مایوس نہ ہوتا۔یہ حضرت علیؓ کی خصوصیات تھیں۔یہ سن کر امیر معاویہ نے بھی کہا کہ تم سچ کہتے ہو اور رو پڑے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب،جلد 3،صفحہ 208 تا 209،علی ابن ابی طالبؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف تھے۔مالی قربانی کرنے میں آپ کا بھی بڑا مقام تھا۔بڑے مالدار تاجر تھے۔دولت کی بڑی فراوانی تھی۔ایک دفعہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے کسی کی آواز سنی جو یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ مجھے اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھ۔جب دیکھا کہ وہ شخص کون ہے تو وہ عبدالرحمن بن عوف تھے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب،جلد 2،صفحہ 388 تا 389،عبدالرحمٰن بن عوفؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

ایک دفعہ ان کا ایک تجارتی قافلہ مدینہ آیا تو اس میں سات سو اونٹوں پر گندم آٹا اور دوسرا سامان لدا ہوا تھا۔مدینہ میں اتنے بڑے قافلے کے چرچے ہو رہے تھے کہ اتنا بڑا قافلہ آیا ہے۔یہ خبر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک بھی پہنچی تو حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عبدالرحمن جنتی ہیں۔جب عبدالرحمن کو یہ اطلاع ہوئی تو حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کو گواہ کر کے سات سو اونٹوں کا یہ لدا ہوا قافلہ جو ہے،پورے سامان سے لدا ہوا،اونٹوں سمیت خدا کی راہ میں وقف کرتا ہوں۔

(اسد الغابہ،جلد 3،صفحہ 378،عبدالرحمٰن بن عوف مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت عبدالرحمن کے مقام کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ایک دفعہ حضرت خالد کی تکرار حضرت عبدالرحمن سے ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خالد!میرے صحابہ کو کچھ نہ کہو۔تم میں سے اگر کوئی اُحد کے پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو عبدالرحمن بن عوف کی اس صبح یا شام کو بھی نہیں پہنچ سکتا جو اس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کر کے گزارے ہیں۔

(کنز العمال،جلد 13،صفحہ 222 تا 223،حدیث 36674،مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

ایک صحابی سعد بن وقاصؓ تھے۔اسلام قبول کرنے کے بعد ان کے ایمان کا واقعہ یوں بیان ہوتا ہے۔وہ خود کہتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میری والدہ نے کہا کہ یہ تم نے کیا نیا دین اختیار کر لیا ہے؟تمہیں بہرحال یہ دین چھوڑنا پڑے گا ورنہ مَیں نہ کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔بھوک ہڑتال ہے یہاں تک کہ مر جاؤں گی۔اور نتیجہ کیا ہوگا؟لوگ تمہیں کہیں گے کہ ماں کا قتل کر دیا۔تمہیں ماں کے قاتل کا طعنہ دیں گے۔کہتے ہیں کہ میں نے کہا ماں ایسا ہرگز نہ کرنا کیونکہ میں اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا مگر وہ نہ مانی اور تین دن اور راتیں گزر گئیں انہوں نے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔بھوک سے نڈھال تھیں۔کہتے ہیں تب میں نے ان کو جا کر کہا کہ خدا کی قسم!آپ کی ہزار جانیں بھی ہوں اور وہ ایک ایک کر کے نکلیں تو تب بھی میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا۔جب انہوں نے بیٹے کا یہ عزم دیکھا تو کھانا پینا شروع کر دیا۔

(اسد الغابہ،جلد 2،صفحہ 234،سعد بن مالک القرشیؓ مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ والدین کی باتیں مانو۔ان کی خدمت کرو۔لیکن جہاں دین کا معاملہ آئے،جہاں اللہ کا معاملہ آئے وہاں بہرحال تم نے اللہ کی بات سننی ہے۔آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور پہرہ دینے کا بھی موقع ملا۔حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے تو بعض دنوں میں کچھ یا ان دنوں میں کچھ خراب حالات تھے۔اس کی وجہ سے آپ رات آرام کی نیند سو نہ سکے۔آپ نے فرمایا کئی راتیں اس طرح گزر گئیں۔ایک رات آپ نے فرمایا کہ رات خدا کا کوئی بندہ پہرہ دیتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔خطرہ جو تھا وہ نہ ہو،اور میں تھوڑی دیر آرام کر لوں جو بھی آپ معمولی آرام کیا کرتے تھے۔تو کہتی ہیں جب آپ یہ بات کر ہی رہے تھے تو اچانک ہتھیاروں کی آواز سنائی دی۔پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے؟جواب دیا مَیں سعد ہوں۔آپ نے پوچھا کیسے آئے؟انہوں نے عرض کیا کہ مجھے آپ کی حفاظت کے بارے میں خطرہ پیدا ہوا اس لئے پہرہ دینے آیا ہوں۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ رات آرام سے سوئے اور انہیں دعائیں دیں۔

(صحیح مسلم،کتاب فضائل الصحابہ،باب فی فضل سعد بن ابی وقاص،حدیث 6231)

ایک صحابی حضرت زبیر بن العوام تھے۔ان میں خشیتِ الٰہی بہت تھی۔یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف بڑا تھا کہ میں کوئی ایسی غلط بات نہ کروں جس پہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ جاؤں۔آپ کے بیٹے نے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ دوسرے صحابہ کی طرح احادیث کثرت سے بیان نہیں کرتے۔کہنے لگے کہ جب سے اسلام لایا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوا۔ہمیشہ آپ کے ساتھ ساتھ رہا ہوں۔مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہ سے ڈرتا ہوں۔(ساتھ ساتھ رہا ہوں۔بہت باتیں سنی ہیں۔بہت حوالے ہیں میرے پاس۔بہت روایات ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہ سے ڈرتا ہوں) کہ جس نے میری طرف غلط بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس کو میں سمجھا نہ ہوں اور غلط نکل جائے اور اس وجہ سے میں بہت خوفزدہ ہوں۔

(صحیح البخاری،کتاب العلم،باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم،حدیث 107)

شجاعت اور مردانگی بھی آپ میں بہت زیادہ تھی۔اتنی تھی کہ جب اسکندریہ کا محاصرہ لمبا ہو گیا تو آپ نے سیڑھی لگا کر قلعہ کی فصیل پر چڑھنا چاہا۔ساتھیوں نے کہا کہ قلعہ میں سخت طاعون پھیلا ہوا ہے۔آپ نے کہا کوئی فرق نہیں۔ہم بھی طعن اور طاعون کے لئے ہی ہیں اور آپ نے بات نہیں مانی اور قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔بہت مالدار تھے جو مال آتا اس کا اکثر حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کر دیتے تھے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد،جلد 3،صفحہ 57 تا 58،ومن بنی اسد بن عبد العزی......ذکر وصیت زبیر وقضاء دینہ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی،بیروت 1996)

پھر ایک صحابی کا ذکر ملتا ہے جن کا نام طلحہ بن عبید اللہ تھا۔آپ بھی امیر آدمی تھے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا کرتے تھے۔ایک دفعہ اپنی جائیداد کا ایک حصہ سات لاکھ درہم میں حضرت عثمان کو فروخت کیا اور سب مال خدا تعالیٰ کی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔‘‘ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا : محمد منیر احمد،امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

راہ میں خرچ کر دیا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 117، ومن بنی تیم بن مرہ...... طلحہ بن عبیدؓ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996)

مہمان نوازی بھی ان کا ایک خاص وصف تھا۔ ایک دفعہ ایک قبیلہ کے تین مفلوک الحال افراد نے اسلام قبول کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا صحابہ میں سے کون ان کی کفالت کی ذمہ داری لیتا ہے۔ حضرت طلحہ نے بخوشی اس کی حامی بھر لی اور تینوں کو اپنے گھر لے گئے اور وہیں ٹھہرایا اور ان کی میزبانی کرتے رہے یہانتک کہ مستقل گھر کا فرد بنالیا۔ کہتے ہیں یہانتک کہ موت نے انہیں آپ سے جدا کیا۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 446، حدیث 1401، مسند طلحہ بن عبید اللہؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت طلحہ دوستی اور اخوّت کا رشتہ بھی خوب نبھانے والے تھے۔

حضرت کعب بن مالک انصاری کو جب غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے مقاطعہ کی سزا ہوئی تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی معافی کا اعلان فرمایا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو حضرت طلحہ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے ان کے استقبال کو آگے بڑھے اور مصافحہ کر کے انہیں مبارکباد دی۔ حضرت کعب ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ حضرت طلحہ جیسا استقبال اور گرمجوشی کسی اَور نے نہیں دکھائی۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب حدیث کعب بن مالکؓ، حدیث 4418)

ایک خوبی جو بیویوں سے تعلق رکھتی ہے، خاوندوں سے تعلق رکھتی ہے وہ بھی آپ کی ایک اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت طلحہ ہنستے مسکراتے گھر واپس آتے۔ بڑے کام تھے۔ مصروف تھے۔ سب کچھ تھا۔ گھر آتے تو ایسی شکل بنا کر نہیں آتے تھے کہ گھر والے ڈر کر ایک طرف کونے میں لگ جائیں۔ ہنستے مسکراتے گھر واپس آتے اور خوش وخرّم باہر جاتے۔ گھر والوں کے ساتھ بھی نیک سلوک تھا۔ ہمیشہ خوش رہتے تھے۔ اور یہ نہیں کہ گھر میں اَور مُوڈ ہے اور باہر اَور ہے۔ کہتی ہیں کچھ طلب کرو تو بخل نہیں کرتے تھے۔ مانگو تو دے دیتے تھے اور خاموش رہو تو مانگنے کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ یعنی یہ نہیں ہے کہ مانگو تبھی ملنا ہے بلکہ جو ضروریات ہوتی تھیں خود دیکھتے بھی رہتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ میں کسی طرح گھر والوں کی ضروریات پوری کروں۔ چار بیویاں تھیں۔ چاروں بڑی خوش تھیں۔ کہتی ہیں نیکی کرو تو شکر گزار ہوتے تھے اور غلطی کرو تو معاف کر دیتے تھے۔

یہ وہ اصول ہیں جو گھروں کے سکون کا باعث بنتے ہیں جو میاں بیوی کے رشتوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ پس یہ بھی ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔

(کنز العمال، جلد 12، صفحہ 198 تا 199، حدیث 36592 مسند طلحہ بن عبید اللہؓ، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ 1985ء)

ایک صحابی عبید اللہ بن مسعود کی اطاعتِ خلافت کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے۔ آپ کو حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر فرمایا اور اہل کوفہ کو لکھا کہ ان کی مدینہ میں بہت ضرورت ہے لیکن تمہاری خاطر میں قربانی کر کے انہیں تمہاری تربیت کے لئے بھیج رہا ہوں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 135 تا 136، عمار بن یاسرؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996) تو یہ مقام تھا ان کا۔ حضرت عثمان نے بھی ان کے اس مقام کو قائم رکھا بلکہ کوفہ کا امیر مقرر کر دیا اور ساتھ قاضی اور بیت المال کا نظام بھی ان کے پاس تھا تو مسائل پیدا ہوئے۔ کوفہ والوں کی شرارتیں بھی ہوتی رہتی تھیں۔ تو پھر بعض مصالح کی وجہ سے، حضرت عثمان نے ان کو امارت سے ہٹا کر واپس مدینہ بلا لیا۔ تو کوفہ والوں نے کہا کہ آپ واپس نہ جائیں اور یہیں رہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ خلیفہ وقت کی اطاعت مجھ پر واجب ہے اور مَیں ہرگز گوارا نہیں کر سکتا کہ ان کی نافرمانی کر کے فتنہ کا کوئی دروازہ کھولوں اور مدینہ واپس چلے گئے۔ ان کے بارے میں ایک راوی نے کہا کہ مَیں کئی صحابہ کی مجالس میں بیٹھا ہوں مگر عبد اللہ بن مسعود کی دنیا سے بے رغبتی اور آخرت سے رغبت کی اپنی شان تھی۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابۃ، جلد 4، صفحہ 201، ذکر من اسمہ عبد اللہ، عبد اللہ بن مسعود الغفاری، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

ظاہری طور پر بھی آپ بڑے نفاست پسند تھے۔ دنیا سے بے رغبتی کے باوجود آپ کے ملازم، ایک خادم نے، غلام نے کہا کہ بہترین قسم کا سفید لباس پہنتے اور اعلیٰ خوشبو لگاتے۔ ان کے بارے میں حضرت طلحہ کہتے ہیں کہ ان کی خوشبو ایسی اعلیٰ قسم کی ہوتی تھی کہ رات کے اندھیرے میں بھی خوشبو سے پتا چل جاتا تھا کہ عبد اللہ بن مسعود آ رہے ہیں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 83 تا 84، ومن حلفاء بنی زھرۃ...... ذکر ما اوصی بہ عبد اللہ بن مسعودؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996) پس دنیوی چیزوں کا استعمال بھی تھا لیکن دنیا سے رغبت نہیں تھی۔

پھر حضرت بلالؓ ہیں جو ہر قسم کی تکلیف برداشت کرتے رہے لیکن ہمیشہ خدائے واحد کا نعرہ ہی لگایا۔ سخت پتھروں اور گرم ریت پر آپ کو گھسیٹا جاتا لیکن اس کے باوجود اپنے ایمان پر قائم رہے اور اَحَدٌ اَحَدٌ ہی کہا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی کہا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 124، من شھد بدراً، بلال بن رباحؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996)

پھر سعد بن معاذ جو انصاری تھے انہوں نے جنگ بدر والے دن انصار کی نمائندگی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی طرف سے جو توقع تھی اس پہ آپ پورا اترے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور گواہی دی کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم برحق ہے اور ہم نے اس پر آپ سے پختہ عہد کئے کہ ہمیشہ آپ کی بات سن کر فوراً اطاعت کریں گے۔ پس اے خدا کے رسول! آپ کا جو ارادہ ہے اس کے مطابق آپ آگے بڑھیں۔ انشاء اللہ آپ ہمیں اپنے ساتھ پائیں گے۔ اگر آپ سمندر میں کود جانے کے لئے ہمیں ارشاد فرمائیں تو ہم اس میں کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ اور ہم دشمن سے مقابلہ کرنے سے گھبراتے نہیں۔ اور ہم ڈٹ کر مقابلہ کرنا خوب جانتے ہیں۔ ہمیں کامل امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سے وہ کچھ دکھائے گا جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ پس آپ جہاں چاہیں ہمیں لے چلیں۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 421، باب غزوہ بدر الکبری، استیثاق الرسول اللہؐ...... الخ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

پس یہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے عہد پورے کئے اور پھر اپنے نمونے قائم کئے اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے راضی ہوا۔ یہ چند صحابہ کے نمونے ہیں۔ تاریخ تو ان کے نمونوں سے بھری پڑی ہے۔ یہ لوگ ہیں جو ہمارے لئے قابل تقلید ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے اُن سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے۔ اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصّے میں نہ آیا تھا۔ وہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے اور اُن ہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے۔ اُن لوگوں کی پیروی کسی رسم ورواج تک میں بھی نہ کرتے تھے جن کو کفّار کہتے تھے'' (یعنی جب ایمان لے آئے تو کفار کے ہر کام جو تھے چھوڑ دیئے۔ اور خالصۃً اسلامی تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ ''جب تک اسلام اس حالت میں رہا وہ زمانہ اقبال اور عروج کا رہا۔'' (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 157، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان) جب ایسا زمانہ تھا تو اسلام ترقی بھی کرتا رہا۔

پھر ایک موقع پر آپ صحابہ کے فضائل بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے وفادار اور مطیع فرمان تھے کہ کسی نبی کے شاگردوں میں ایسی نظیر نہیں ملتی اور خدا کے احکام پر ایسے قائم تھے کہ قرآن شریف ان کی تعریفوں سے بھرا پڑا ہے۔ لکھا ہے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نافذ ہوا تو جس قدر شراب برتنوں میں تھی وہ گرا دی گئی اور کہتے ہیں اس قدر شراب بہی کہ نالیاں بہ نکلیں۔ اور پھر کسی سے ایسا فعلِ شنیع سرزد نہ ہوا''۔ (جب ایک دفعہ شراب سے توبہ کر لی تو پھر کبھی نہ پی) ''اور وہ شراب کے پکّے دشمن ہو گئے۔ دیکھو یہ کیسا ثبات اور استقلال علی الطاعت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت جس وفاداری، محبت اور ارادت اور جوش سے انہوں نے کی کبھی کسی نے نہیں کی۔ موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کے حالات پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کئی بار پتھراؤ کرنا چاہتی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تو ایسے کمزور اور ضعیف الاعتقاد تھے کہ خود عیسائیوں کو تسلیم کرنا پڑا ہے۔ اور حضرت مسیح آپ انجیل میں سست اعتقاد ان کا نام رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے استاد کے ساتھ سخت غداری کی اور بے وفائی کا نمونہ دکھایا کہ اس مصیبت کی گھڑی میں الگ ہو گئے۔ ایک نے گرفتار کرا دیا۔ دوسرے نے لعنت بھیج کر انکار کر دیا۔ مگر صحابہؓ ایسے ارادتمند اور جان نثار تھے کہ خود خدا تعالیٰ نے ان کی شہادت دی کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جانوں تک دینے میں دریغ نہیں کیا اور ہر صفت ایمان کی اُن میں پائی جاتی ہے۔ عابد، زاہد، سخی، بہادر اور وفادار یہ شرائط ایمان کی کسی دوسری قوم میں نہیں پائی جاتیں۔''

آپ فرماتے ہیں کہ ''جس قدر مصائب اور تکالیف صحابہؓ کو ابتدائے اسلام میں اٹھانی پڑیں ان کی نظیر بھی کسی اور قوم میں نہیں ملتی۔ اس بہادر قوم نے ان مصیبتوں کو برداشت کرنا گوارا کیا لیکن اسلام کو نہیں چھوڑا۔ ان مصیبتوں کی انتہا آخر اس پر ہوئی کہ ان کو وطن چھوڑنا پڑا اور نبی کریمؐ کے ساتھ ہجرت کرنی پڑی۔ اور جب خدا تعالیٰ کی نظر میں کفّار کی شرارتیں حد سے تجاوز کر گئیں اور وہ قابلِ سزا ٹھہر گئیں تو خدا تعالیٰ نے اُنہیں صحابہؓ کو مامور کیا کہ اس سرکش قوم کو سزا دیں۔ چنانچہ اس قوم کو جو مسجدوں میں دن رات اپنے خدا کی عبادت کرتی تھی اور جس کی تعداد بہت تھوڑی تھی جس کے پاس کوئی سامان جنگ نہ تھا مخالفوں کے حملوں کے روکنے کے واسطے میدانِ جنگ میں آنا پڑا۔ اسلامی جنگیں دفاعی جنگیں تھیں۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 137 تا 138، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ آپ نے مختصر فرمایا کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے۔ جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے گویا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىهَا (الشّمس:10) کے سچے مصداق تھے''۔ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 15، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان) آپ فرماتے ہیں کہ ''اگر انسان اسی طرح صاف ہو اور اپنے آپ کو قلعی دار برتن کی طرح منور کرے تو خدا تعالیٰ کے انعامات کا کھانا اس میں ڈال دیا جاوے۔ لیکن اب کس قدر انسان ہیں جو ایسے ہیں اور قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىهَا کے مصداق ہیں۔''

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 15 مع حاشیہ، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اپنے برتنوں کو صاف کریں۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو اس زمانے میں مانا ہے تو پھر ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں۔ جن کی پہلی سنت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی پھر ان کے نمونے ہمیں آپ کے صحابہ نے دکھائے۔ تبھی ہم حقیقی مسلمان بھی بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو'' (بیہقی فی شعب الایمان)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا''

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں اور ان کے اخلاص وفدائیت، عبادات میں شغف، راہ مولا میں دی گئی قربانیوں اور اخلاق حسنہ کا نہایت ایمان افروز تذکرہ اور اس حوالہ سے ان کے پاک نمونوں کو اپنانے کے لئے افراد جماعت کو نہایت اہم نصائح

مکرمہ عریشہ ڈیفن تھالر صاحبہ اہلیہ مکرم فہیم ڈیفن تھالر صاحب آف ہالینڈ کی بینن میں وفات

مرحومہ وہاں یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے قائم ادارہ دارالاکرام کی انچارج تھیں، مرحومہ کے اخلاص ووفا اور خصائل حمیدہ کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22؍دسمبر 2017ء بمطابق 22؍فتح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی شان، ان کے فضائل اور ان کے نمونوں کے حوالے سے بعض صحابہ کی زندگیوں کے حالات بیان کئے تھے۔ اَور بھی بیان کرنا چاہتا تھا لیکن وقت کی وجہ سے بیان نہیں کر سکا۔ بعد میں لوگوں کے خطوط سے مجھے احساس ہوا کہ کم از کم جو نوٹس میں نے لئے تھے وہ بیان کر دوں تا کہ جہاں صحابہ کے حالات کا علم ہو، ان کی قربانیوں کا علم ہو، وہاں ہمیں ان کے نمونوں کو اپنانے کی طرف توجہ بھی پیدا ہو۔ لہٰذا آج میں اسی حوالے سے پھر بات کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی ابوعبیدۃ بن الجراح تھے۔ ایک صحابی ہونے کی حیثیت سے یقیناً اُن کا ایک مقام تھا۔ بہت ساری خصوصیات کے حامل تھے۔ لیکن آپ کے امین ہونے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سند عطا کی ہے اس کا روایت میں یوں ذکر ملتا ہے کہ نجران کے وفد نے جب نجران والوں سے کسی کو خراج وصول کرنے کے لئے بھجوانے کے لئے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں تمہارے پاس ضرور ایسا شخص بھیجوں گا یعنی ایک ایسا امین جو سراسر امین ہوگا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پھر گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے کہ دیکھیں کون ہے وہ شخص جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ اعزاز بخش رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوعبیدۃ کھڑے ہو جائیں اور حضرت ابوعبیدۃ کو وہاں بھیجنے کا ارشاد فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب قصۃ اہل نجران، حدیث 4380)

ان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح روایت ملتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک اُمّت کا ایک امین ہوتا ہے اور اے میری اُمّت ہمارے امین عبیدۃ بن الجراح ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب ابی عبیدۃ بن الجراحؓ، حدیث 3744)

کتنا بڑا اعزاز ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نوازا۔ پھر غزوۂ اُحد میں آپ کے ایک ایسے واقعہ کا ذکر ملتا ہے جس نے آپ کو ایک عظیم مرتبہ عطا کر دیا۔

اُحد کی جنگ میں پہلے مسلمانوں کی جیت ہوئی۔ پھر ایک جگہ چھوڑنے کی وجہ سے کافروں نے دوبارہ حملہ کیا اور جب دشمنان اسلام کی طرف سے بڑی شدت سے پتھر پھینکے جا رہے تھے۔ جب جنگ کا پانسا پلٹا تو اس وقت پھر انہوں نے پتھر بھی پھینکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی پتھر پھینکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی شدت سے بعض پتھر لگے اور آپ کے خَود کی دو کڑیاں جو چہرے پر پہنا ہوا تھا۔ لوہے کی وہ کڑیاں تھیں جو ٹوٹ کر آپ کے رخسار مبارک میں دھنس گئیں تو حضرت ابوعبیدۃ تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار سے یہ کڑیاں نکالیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے ایک کڑی کو انہوں نے اپنے دانتوں سے پکڑا اور زور سے کھینچا۔ وہ اندر کھبی ہوئی تھی تو وہ باہر نکل آئی۔ لیکن اتنا زور لگانا پڑا کہ جب وہ کڑی باہر نکلی تو جھٹکے سے ابوعبیدۃ پیچھے گرے اور اس کے ساتھ ہی آپ کا اگلا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا۔ پھر انہوں نے دوسری کڑی کو بھی اسی طرح دانتوں میں دبا کر کھینچا تو آپ کا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا اور پھر آپ اسی طرح پیچھے گرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر وہ اتنی زور سے اتنی گہرائی سے اندر کھبی ہوئی تھیں۔ تو یہ ہے وہ عشق وفدائیت کا واقعہ جو رہتی دنیا تک ابوعبیدۃ کا ذکر زندہ رکھے گا۔ اس وقت لوگ کہا کرتے تھے اور یہ روایت میں آتا ہے کہ اگلے دو ٹوٹے ہوئے دانتوں والا اتنا خوبصورت شخص ہم نے کبھی نہیں دیکھا جتنے حضرت ابوعبیدۃ تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 218، ومن بنی فہر بن مالک...... ابوعبیدۃ بن الجراحؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

عموماً دانت ٹوٹنے سے تھوڑی سی شکل میں فرق پڑ جاتا ہے لیکن کہتے ہیں ان کے دانت ٹوٹنے کے باوجود ان کی خوبصورتی میں اضافہ ہی ہوا۔

ان کی عاجزی آپس کے تعاون اور حکمت سے معاملہ کو طے کرنے کا واقعہ یوں بیان ہوتا ہے کہ ایک مہم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا۔ وہاں جا کر پتا چلا کہ دشمن کی تعداد زیادہ ہے۔ ان کے لشکر میں زیادہ تر صرف اَعرابی تھے اور مہاجرین اور بڑے صحابہ کم تھے۔ اس پر حضرت عمرو بن العاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مدد طلب کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدۃ کی سرکردگی میں ایک دستہ بھجوایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدۃ کو یہ نصیحت فرمائی کہ دونوں امراء باہم تعاون سے کام کرنا۔ مگر عمرو بن عاص نے اس خیال سے کہ جو نئی کمک پہنچی تھی یہ فوج تو مدد کے لئے آئی ہے اس لئے ان کے تابع ہے۔ ابوعبیدۃ کے سپاہیوں کو براہ راست انہوں نے ہدایت دینی شروع کر دی اور حضرت ابوعبیدہ کے تحت جو بزرگ صحابہ تھے ان کے کہنے کے باوجود کہ ابوعبیدۃ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنا کر اور آزاد طور پر فوج کا سردار بنا کر بھیجا ہے۔ اور فرمایا تھا کہ ایک دوسرے سے تعاون کر کے کارروائی کرنا کہ عمرو بن عاص بھی لشکر کے سردار ہیں۔ یہ اپنے لشکر کے سردار ہیں۔ لیکن آپس میں تعاون سے کارروائی کرنا۔ لیکن عمرو بن عاص نے کہا کہ امیر تو مَیں ہی ہوں کیونکہ پہلے مجھے بھیجا گیا ہے۔ اس موقع پر بجائے کسی بحث میں پڑنے کے حضرت ابوعبیدۃ نے کہا کہ گو کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آزاد امیر کے طور پر بھجوایا ہے مگر ساتھ ہی باہمی تعاون کا بھی ارشاد فرمایا تھا اس لئے میری طرف سے آپ کو تعاون ہی ملے گا چاہے آپ میری بات مانیں یا نہ مانیں۔ مَیں ہر بات میں آپ کی بات مانوں گا۔ (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 477 عامر بن عبداللہ بن الجراحؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

پس یہ ہے موقع کی نزاکت کے لحاظ سے صحیح فیصلہ کر کے مسلمانوں کی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے اپنے اختیارات کو بھی چھوڑ دینا۔ یہ تعاون باہمی ہے جس کی آج مسلمانوں کو ضرورت ہے جو آج مسلمانوں کی طاقت کو ایک عظیم طاقت بنا سکتا ہے۔ کاش کہ مسلمان لیڈروں کو بھی اتنی عقل آ جائے کہ اس طرح آپس میں تعاون کریں۔

اور حکومت کو انصاف سے چلانے اور دشمن کو اپنا گرویدہ کر لینے کی بھی مثالیں حضرت ابوعبیدۃ کی ذات میں ہی ملتی ہیں۔ جب بادشاہ روم نے ملک بھر سے فوجیں جمع کر کے مسلمانوں کے مقابلے کے لئے بھیجیں تو اس وقت مسلمانوں کے لشکر کے سردار ابوعبیدۃ تھے۔ مسلمانوں کو پہلے فتوحات ہوئی تھیں۔ مسلمانوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ پھر ایک بڑی فوج شہنشاہ روم نے بھیجی۔ عیسائیوں کے بہت سارے علاقوں پر، شہروں پر مسلمانوں کا قبضہ تھا۔ حضرت ابوعبیدۃ نے جرنیلوں سے مشورہ کے بعد اس وقت یہ حکمت عملی اختیار کی کہ فی الحال بعض شہر ہمیں چھوڑ دینے چاہئیں۔ جو علاقہ مسلمان فتح کر چکے ہیں اسے چھوڑ دیا جائے لیکن یہ فتح کے بعد کیونکہ وہاں کے غیر مسلم باشندوں سے جزیہ اور خراج وصول کر چکے تھے تو اسے آپ نے یہ کہہ کر ان سب لوگوں کو واپس کر دیا کہ فی الحال ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے۔ تمہارے حقوق ادا نہیں کر سکتے اس لئے یہ رقم جو ہم نے تم سے بطور جزیہ وخراج وصول کی ہے اسے ہم واپس کرتے ہیں۔ چنانچہ مفتوحہ علاقے کے لوگوں کی رقم جو لاکھوں میں تھی واپس کر دی۔ اس انصاف اور امانت کی ادائیگی کا غیر مسلموں پر اتنا اثر ہوا کہ مقامی عیسائی باشندے مسلمانوں کو رخصت کرتے ہوئے روتے تھے اور دل سے یہ دعا کر رہے تھے کہ خدا تمہیں پھر جلد واپس لائے۔

(سیر الصحابہؓ، جلد دوم، صفحہ 129، سیرت ابوعبیدۃ بن الجراحؓ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 2004ء)

(فتوح البلدان (بلاذری) صفحہ 83، 87 وم یرموک مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2000ء)

یہ تھے وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر عدل وانصاف کے وہ معیار قائم کئے جن کا تصور بھی نہ پہلے کوئی کر سکتا تھا اور نہ اب کر سکتا ہے۔ آج دنیا کے امن کی ضمانت یہ عدل اور انصاف اور امانت کا حق ادا کرنے سے ہی ہو سکتی ہے نہ کہ بڑی حکومتوں کا چھوٹی حکومتوں کو مجبور کرنا کہ ہماری مرضی کے مطابق چلو ورنہ ہم تمہارے خلاف کارروائی کریں گے۔ اور نہ ہی یہ ہے جو اکثر مسلمان ملکوں میں ہو رہا ہے کہ عوام سے ٹیکس وصول کر کے پھر ان پر خرچ کرنے کی بجائے اکثر لیڈر اپنے خزانے بھر رہے ہیں اور نعرہ حُبِّ رسول کا اور صحابہ کی محبت کا لگاتے ہیں۔

پھر حضرت عباسؓ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ فیاضی اور صلہ رحمی میں مشہور تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباس قریش میں سے سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ اس بات کو سن کر حضرت عباس نے ستر غلام آزاد کر دیئے۔

(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 62، عباس بن عبدالمطلبؓ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

یہ تھے ان لوگوں کی سخاوت کے معیار۔

پھر حضرت جعفرؓ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت علیؓ کے سگے بھائی تھے۔ انہوں نے بھی ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کرنے کی سعادت پائی اور مکّہ میں حالات کی وجہ سے حبشہ ہجرت کی۔ مکہ والوں کو جب علم ہوا تو انہوں نے اپنے دو سرداروں کو بہت سے تحائف دے کر حبشہ بھیجا اور وہاں کے سرداروں وغیرہ کے لئے اس پیغام کے ساتھ تحفے بھیجے کہ ہمارے کچھ ناسمجھ نوجوان اپنا دین چھوڑ کر یہاں تمہارے ملک میں آ گئے ہیں اور تمہارا دین بھی انہوں نے اختیار نہیں کیا۔ بالکل نیا دین ہے اور اس ذریعہ سے انہوں نے سرداروں کے ذریعہ سے، بڑے لوگوں کے ذریعہ سے ان کو تحفے دے کر یہ سفارش کروانا چاہی کہ شاہ حبشہ سے ہماری ملاقات کروا دو اور اسی طرح بادشاہ کے لئے بھی بہت سے تحائف لے کر گئے تھے۔ ملاقات ہوئی۔ بادشاہ کو تحائف بھی انہوں نے دیئے۔ بہرحال نجاشی نے جو شاہ حبشہ تھے ان کافروں کی یا مکہ کے نمائندوں کی بات سننے کے بعد مسلمانوں کو اپنے دربار میں بلایا۔ مسلمان بڑی پریشانی کے

عالم میں گئے کہ پتا نہیں ہم سے کیا سلوک ہوتا ہے۔ نجاشی نے ان سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ تم نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ نہ ہی تم نے کسی پہلی اُمّت کا دین اختیار کیا ہے اور نہ ہمارا یعنی عیسائیت۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقع پر مسلمانوں کی طرف سے نمائندگی کی اور کہا کہ اے بادشاہ ہم جاہل قوم تھے۔ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ مُردار کھاتے تھے۔ بدکاری کرنا اور رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا ہمارا معمول تھا۔ ہم میں سے طاقتور کمزور کو دبا لیتا تھا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک رسول مبعوث فرمایا جس کی شرافت اور صدق و امانت اور پاکدامنی اور خاندانی نجابت سے ہم خوب واقف تھے۔ اس نے ہمیں خدا تعالیٰ کی توحید اور عبادت کی طرف بلایا اور یہ تعلیم دی کہ ہم خدا کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ نہ ہی بتوں کی پرستش کریں۔ اس نے ہمیں صدق و امانت، صلہ رحمی، پڑوسیوں سے حسن سلوک اور بلاوجہ لڑائی اور خون بہانے سے منع کیا۔ بے حیائیوں سے بچنے کا کہا۔ جھوٹ بولنے اور یتیم کا مال کھانے اور پاک دامنوں پر الزام لگانے سے منع کیا۔ ہمیں حکم دیا کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کریں۔ ہم نے اسے قبول کیا اور اس کی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اس بات کی وجہ سے ہماری قوم ہمارے خلاف ہوگئی اور ہمیں اذیّتیں دیں۔ تکلیفوں میں ڈالا۔ اور جب انتہا ہوگئی تو ہم اپنا ملک چھوڑ کر آپ کی پناہ میں آ گئے ہیں کیونکہ آپ کے عدل و انصاف کا شُہرہ سنا تھا۔ اے بادشاہ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس ملک میں ہم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ نجاشی اس سے بڑا متأثر ہوا اور کہا کہ تمہارے رسول پر جو کلام اترا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ پڑھ کر سناؤ۔ اس پر انہوں نے سورۃ مریم کی کچھ آیات پڑھیں اور اس خوش الحانی سے پڑھیں کہ نجاشی رونے لگا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا کہ خدا کی قسم لگتا ہے یہ کلام اور موسیٰ کا کلام ایک ہی سرچشمہ سے ہیں۔ اور مکہ کے سفیروں کو کہا کہ میں تمہیں یہ لوگ واپس نہیں کروں گا۔ یہ اب یہیں رہیں گے۔ مکہ کے ان سفیروں نے مشورہ کے بعد یہ ترکیب کی کہ بادشاہ کو کہا کہ یہ لوگ عیسیٰ کو عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق نہیں مانتے اور اس کا درجہ کم کرتے ہیں۔ بادشاہ نے پھر مسلمانوں کو بلایا اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں عقیدہ پوچھا۔ اس پر حضرت جعفرؓ نے کہا کہ اس بارے میں ہمارے نبی پر یہ کلام اترا ہے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے جو اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم کو عطا فرمایا۔ نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھا کر کہا کہ حضرت عیسیٰ کا مقام اس تنکے سے زیادہ نہیں جو تم نے بیان کیا ہے اور مسلمانوں کو کہا کہ یہاں تمہیں مکمل آزادی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد اول، صفحہ 539 تا 541، مسند جعفر بن ابی طالبؓ حدیث 1740، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

آپ کی حکمت، فراست اور علم نے مسلمانوں کو وہاں رہنے کے سامان مہیا فرما دیئے۔

ایک صحابی مُصعبؓ بن عمیر تھے۔ ان کی والدہ بڑی مالدار تھیں۔ بڑے امیر لوگ تھے۔ بڑے ناز و نعم میں پلے بڑھے تھے۔ بڑا اعلیٰ لباس پہنا کرتے تھے۔ بڑے خوبصورت جوان تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 62، مصعب بن عمیرؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ حضرت مُصعب کو آسائش کے زمانہ میں بھی مَیں نے دیکھا ہے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی دیکھا ہے۔ آپ نے راہ مولیٰ میں بڑے دکھ برداشت کئے۔ سعد کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہی نوجوان جو بڑے ناز و نعم میں پلا بڑھا تھا اس کی سختیوں کی وجہ سے یہ حالت تھی کہ جسم سے جلد اس طرح اترتی تھی جس طرح سانپ کی کینچلی اترتی ہے۔ (اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 388، مصعب بن عمیرؓ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُصعب کو اس حالت میں دیکھا کہ مجلس میں آئے تو پیوند شدہ کپڑوں میں۔ کپڑے کے پیوند بھی نہیں تھے۔ پیوند بھی چمڑے کے لگے ہوئے تھے۔ جو چمڑہ کہیں سے، کسی سے ملا وہی کپڑوں پہ، لباس پر پیوند لگا لیا۔ صحابہ نے ان کی شان و شوکت پہلے دیکھی ہوئی تھی۔ اس لئے بہت ساروں نے ان کی یہ حالت دیکھ کر سر جھکا لیا کیونکہ وہ ان کی مدد کرنے سے بھی معذور تھے۔ جب مجلس میں آ کر حضرت مُصعب نے سلام کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دلی محبت سے سلام کا جواب دیا اور اس امیر شخص کی پہلی حالت اور موجودہ حالت کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حوصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ الحمد للہ۔ دنیاداروں کو ان کی دنیا نصیب۔ میں نے مُصعب کو اس زمانے میں بھی دیکھا ہے جب شہر مکہ میں ان سے بڑھ کر کوئی صاحب ثروت نہیں تھا۔ یہ ماں باپ کی عزیز ترین اولاد تھی اور اسے کھانے پینے کی ہر اعلیٰ نعمت میسر تھی۔ مگر خدا کے رسول کی محبت نے اسے اس حال میں پہنچایا ہے اور جب اس نے وہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھوڑ دیا تو پھر خدا نے اس کے چہرہ کو نور عطا کر دیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 62 مصعب بن عمیرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

(کنز العمال جلد 13 صفحہ 582 حدیث 37494 مصعب بن عمیرؓ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ 1985ء)

حضرت مُصعبؓ کو تبلیغ کرنے کا بھی خوب ملکہ تھا۔ بڑے پیار سے تبلیغ کرتے تھے اور تبلیغ کرنے والوں کو کہا کرتے تھے کہ اگر میری باتیں پسند آئیں تو سنو۔ نہ پسند آئیں تو نہ سنو۔ اٹھ کے چلے جاؤ۔ اور اس طرح مدینہ کے اجنبی لوگوں تک پیغام حق آپ نے پہنچایا۔ اور بہت سارے لوگ آپ کی تبلیغ کی وجہ سے مسلمان ہوئے۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 311، العقبۃ الاولیٰ......اسعد بن زرارہ و مصعب بن عمیرؓ......الخ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت سعدؓ بن ربیع ایک اور انصاری صحابی تھے۔ جب مدینہ میں ہجرت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤاخات کا سلسلہ قائم کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت عبدالرحمن بن عوف کا بھائی بنایا۔ وہ انہیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے۔ خوب مہمان نوازی کی اور پھر کہا کہ اس اخوت کے رشتے کو بڑھانے کے لئے میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنی آدھی جائیداد آپ کو دے دوں اور پھر یہاں تک کہا کہ میری دو بیویاں ہیں جسے آپ چاہیں مَیں طلاق دے دیتا ہوں۔ آپ اس سے شادی کریں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی بھی کیا مومنانہ شان تھی۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری دولت، تمہاری جائیداد، تمہاری بیویاں تمہیں مبارک ہوں۔ اللہ ان میں برکت ڈالے۔ اور کہنے لگے کہ مَیں تو ایک تاجر آدمی ہوں۔ اپنا گزارہ کر لوں گا۔ تم صرف مجھے بازار کا رستہ بتا دو اور تمہارے جذبات کا بہت بہت شکریہ۔ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب اخاء النبی ﷺ بین المهاجرین والانصار، حدیث 3780 تا 3781)

اس طرح انہوں نے تجارت کی اور ایک وقت تھا کہ وہ بڑے امیر تاجروں میں شمار ہوتے تھے۔ لاکھوں کروڑوں کی ان کی آمد ہوگئی۔

حضرت سعد بن ربیع جنگ اُحد میں بھی شامل ہوئے تھے اور اس میں شہید ہوئے۔ ان کا واقعہ یوں لکھا ہے۔ اُبّی بن کعب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ سعد بن ربیع کا پتا کرواسے دشمنوں میں گھرے ہوئے میں نے جنگ کے دوران دیکھا تھا۔ تو کہتے ہیں میں سعد کو آوازیں دیتا ہوا نکلا۔ جب سعد تک پہنچے تو دیکھا کہ وہ زخموں سے چُور ہیں اور ایک جگہ پڑے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے انہیں کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور حال پوچھا ہے۔ حضرت سعدؓ نے جواب میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا بھی سلام کہنا اور عرض کرنا کہ مجھے نیزوں اور تیروں کے شدید زخم پہنچے ہیں۔ بظاہر بچنا ممکن نہیں لگتا۔ اور یہ کہنا کہ یا رسول اللہ! جتنے خدا کے پہلے نبی گزرے ہیں، ان کی آنکھیں جتنی اپنی قوم سے ٹھنڈی ہوئیں خدا تعالیٰ ان سے بڑھ کر آپ کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی کرے۔ اور میری قوم کو سلام کے بعد یہ کہنا کہ جب تک خدا کا رسول تمہارے اندر موجود ہے اس امانت کی حفاظت کرنا تم پر فرض ہے۔ یاد رکھو جب تک ایک شخص بھی تمہارے اندر زندہ موجود ہے اگر تم نے اس امانت کی حفاظت میں کوئی کمی دکھائی تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور تمہارا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ یہ پیغام دے کر آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 214، سعد بن الربیع الانصاریؓ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت اُسَید بن حُضَیر انصاری ان کو حضرت مُصعب کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی سعادت ملی۔ ان کے روحانی مقام کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ میری تین حالتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک حالت بھی مجھ پر طاری رہے تو میں اپنے آپ کو اہل جنت میں سے سمجھوں گا۔ پہلی بات یہ کہ جب میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں یا کوئی اور تلاوت کرے اور میں سن رہا ہوں تو اس وقت قرآن کریم سن کر مجھ پر جو خشیت کی حالت طاری ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو میں اپنے آپ کو جنتیوں میں شمار کروں۔ دوسری بات یہ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے ہیں اور میں انتہائی توجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سنتا ہوں تو اس وقت میری جو حالت ہوتی ہے اگر وہ دائمی ہو جائے تو میں جنتیوں میں سے ہو جاؤں۔ کہتے ہیں تیسرے یہ کہ جب میں کسی جنازے میں شامل ہوں تو میری یہ حالت ہوتی ہے کہ گویا یہ جنازہ میرا ہے اور مجھ سے پُرسش ہو رہی ہے۔ اگر یہ حالت مستقل رہے جو خوف کی حالت ہے تو میں جنتیوں میں اپنے آپ کو شمار کروں۔ (مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 378، حدیث 15706، کتاب المناقب باب ماجاء فی اسید بن حضیرؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

بہرحال یہ ان کی کمال خشیت الٰہی کی علامت ہے اور یہی حالت ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتی رہتی ہے اور انسان پھر نیک اعمال کی کوشش بھی کرتا رہتا ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ یاد رہتا ہے۔ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ یاد رہتا ہے۔ جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ ہر دفعہ ان کی ایسی حالت ہونا کہ یہ ہو تو میں اہل جنت میں شمار ہوں۔ جب مختلف صورتیں پیدا ہوئیں تو ہر دفعہ ان کی جو یہ حالت ہوتی ہے یہ بات ہی ثابت کرتی ہے کہ وہ یقیناً جنتیوں میں سے تھے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے تھے۔

ان کی ایک خصوصیت عبادت اور نماز سے گہری محبت ہے۔ اپنے محلے کی مسجد کے امام تھے۔ بیماری میں بھی مسجد میں نماز کے لئے آیا کرتے تھے۔ بعض دفعہ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مشکل تھا تب بھی مسجد آ کر بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 307، اسید بن حضیرؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) تاکہ نماز باجماعت کا ثواب نہ چھوٹے۔ یہ تھی ان لوگوں کی حالت اور ہمارے لئے ان عبادت گزاروں کے یہ نمونے ہیں۔

آپ کی رائے بھی بڑی صائب ہوتی تھی۔ بڑے اعلیٰ قسم کے مشورے دیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُسَید کی رائے آنے کے بعد فرماتے تھے کہ اب اختلاف مناسب نہیں ہے۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کا وقت بھی انہوں نے پایا۔ حضرت عمر کی خلافت کے دوران یہ فوت ہوئے اور خلافت سے غیر معمولی اطاعت کا عملی نمونہ دکھایا۔ آپ اوس قبیلے کے سردار تھے۔ اپنے قبیلے کو کہا کہ کوئی دوسرا قبیلہ مدینہ کا اختلاف کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ ہم نے کوئی اختلاف نہیں کرنا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنی ہے۔ (اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 130 تا 131، اسید بن حضیرؓ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

پھر ایک انصاری صحابی اُبَیّ بن کعب تھے۔ آپ بھی عالم باعمل تھے۔ بڑی باقاعدگی سے پانچوں نمازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ نمازوں کی پابندی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد بیان کرتے ہیں کہ فجر کی نماز کے بعد آپ نے کچھ لوگوں کے بارے میں پوچھا کہ وہ دو اشخاص نماز پہ نہیں آئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دو نمازیں فجر اور عشاء کمزور ایمان والوں اور منافقوں پر بڑی بھاری ہیں۔ اگر ان کو علم ہو کہ ان نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں شامل ہوں خواہ انہیں اپنے گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 7، صفحہ 135، حدیث 21587 مسند الانصار حدیث ابی بصیر العبدیؓ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

ارشاد حضرت امیر المومنین

”قوم بننے کیلئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 ردسمبر 2014ء)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

”وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 رمئی 2015)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

فجر اور عشاء کی دو نمازوں کے بارے میں آپ نے خاص تاکید فرمائی۔

ان کی بعض مسائل کے حل کی بھی روایات ہیں۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت اُبَیّ بن کعب سے سوال کیا کہ ہمیں دوران سفر ایک چابک ملا ہے۔ اونٹوں یا گھوڑوں کو چلانے کے لئے چھانٹا ہے، چابک ہے، اس کا کیا کریں؟ حضرت اُبَیّ نے جواب دیا کہ یہ تو ایک چابک ہے مجھے ایک دفعہ سو دینار ملے تھے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے یہ ایک گمشدہ چیز ملی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو کہ یہ گمشدہ چیز مجھے ملی ہے جس کی ہے وہ لے لے۔ جب ایک سال کے اعلان کے بعد بھی مالک نہ آیا تو میں وہ دینار لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال اور اعلان کرو۔ چنانچہ مزید ایک سال اعلان کے بعد جب کوئی نہ آیا تو پھر حاضر ہو کر عرض کی کہ سال گزر گیا ہے کوئی نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال اور اعلان کرو۔ تیسرے سال اعلان کے باوجود جب کوئی نہیں آیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چوتھی مرتبہ پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اب بیشک یہ دینار اپنے استعمال میں لے آؤ۔

(صحیح البخاری، کتاب فی اللقطہ، باب ھل اُخذ اللقطۃ ......الخ، حدیث 2437)

پس یہ ہیں تقویٰ کے معیار۔

ایک دفعہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مَیں جب دعا کرتا ہوں تو میرا دل کرتا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ آپ کی ذات پر درود بھیجوں۔ اگر دعا کا چوتھا حصہ مَیں درود پڑھا کروں تو ٹھیک ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا تمہارا جی چاہے درود پڑھ لو۔ چاہو تو اس سے بھی زیادہ پڑھ سکتے ہو۔ اس پر حضرت اُبی نے عرض کی کہ اگر آدھا وقت درود پڑھا کروں تو ٹھیک ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا چاہو پڑھو۔ اس سے بھی زیادہ پڑھو تو اور اچھا ہے۔ حضرت اُبی بن کعب نے عرض کی کہ اگر دو تہائی حصہ درود میں گزاروں تو ٹھیک ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا چاہو پڑھو۔ اس سے بھی زیادہ پڑھ سکتے ہو تو پڑھو۔ تب حضرت اُبَیّ نے اپنی دلی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ! میرا تو دل کرتا ہے کہ مَیں اپنی دعا میں صرف درود ہی پڑھتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ اگر تم اپنی دعاؤں کا زیادہ حصہ درود پڑھتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے ہمّ و غم کا خود متکفل ہو جائے گا۔ تمہارے گناہ بخشے جائیں گے اور یہ بات خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہارے بلند درجات کا موجب ہوگی۔

(سنن الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب فی الترغیب بذکر اللہ......، حدیث 2457)

آپ کو قرآن شریف سے بھی بہت محبت تھی۔ آپ کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 260، ومن بنی عمرو......ابی بن کعبؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

آپ کی امانت و دیانت بھی کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ آپ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر فرمایا اور مدینہ کے قریبی قبائل بنی عذرہ اور بنی سعد میں بھجوایا۔ کہتے ہیں کہ میں نے وہاں جا کر زکوۃ وصول کی۔ واپسی پر مدینہ کے قریب ایک ایسے مخلص شخص سے واسطہ پڑا جس کے تمام اونٹوں پر ایک ایک سالہ اونٹنی زکوٰۃ بنتی تھی۔ اس کے پاس اونٹ تھے اور ان کی زکوٰۃ ایک ایک سالہ اونٹنی بنتی تھی۔ میں نے اسے کہا کہ ایک سالہ اونٹنی زکوۃ دے دو۔ اس نے کہا کہ ایک سالہ اونٹنی لے کر آپ کیا کریں گے؟ اس پر تو نہ سوار ہوا جا سکتا ہے نہ بوجھ لادا جا سکتا ہے۔ میں آپ کو زکوۃ میں بڑی عمر کی خوبصورت جوان اونٹنی دیتا ہوں جو کسی کام بھی آئے۔ حضرت اُبی بن کعب کہنے لگے کہ میں نے اسے کہا کہ میں تو محض ایک امین ہوں اور امانت اکٹھی کرنے آیا ہوں۔ میں یہ نہیں کر سکتا کہ بڑی اونٹنی لوں۔ دوسری طرف وہ شخص جو اخلاص والا تھا وہ اصرار کر رہا تھا کہ بڑی عمر کی اونٹنی لے لیں۔ اس پر حضرت اُبی نے کہا پھر تم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو کر بات کر لو اور اونٹنی پیش کر دو۔ چنانچہ وہ صحابی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے اور تمام بات بیان کی اور کہا یہ بڑی اونٹنی قبول فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قربانی پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا اگر تم دلی خوشی سے یہ اونٹنی دینا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بہترین اجر دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 7، صفحہ 139 تا 140، حدیث 21603 مسند ابی بن کعبؓ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت اُبَیّ بڑے علمی آدمی بھی تھے۔ قرآن کریم کا بھی ان میں خوب علم تھا۔ ان کی مجالس میں خوب علمی باتیں ہوتی تھیں۔ غرض کہ ان کا ایک مضبوط مقام تھا اور ان کا بلند مقام تھا اور ان صحابہ کے بلند مقام ہی ہیں جن کا فیض آج بھی جاری ہے اور ہم ان کی باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونے سے صحابہ نے اس قدر صدق دکھایا اور انہوں نے نہ صرف بُت پرستی اور مخلوق پرستی ہی سے منہ موڑا بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے۔ وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا۔ انہوں نے کامل اخلاص سے خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر کرنے کے لئے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہیں ہوئی اور خوشی سے دین کی راہ میں ذبح ہونا قبول کیا۔ بلکہ بعض صحابہ نے جو یکلخت شہادت نہ پائی تو ان کو خیال گزرا کہ شاید ہمارے صدق میں کچھ کسر ہے۔ جیسے کہ اس آیت میں اشارہ ہے مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ (الاحزاب: 24) یعنی بعض تو شہید ہو چکے تھے اور بعض منتظر تھے کہ کب (ان کو) شہادت نصیب ہو“۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”اب دیکھنا چاہئے کہ کیا ان لوگوں کو دوسروں کی طرح حوائج نہ تھے اور اولاد کی محبت اور دوسرے تعلقات نہ تھے مگر اس کشش نے ان کو ایسا مستانہ بنا دیا تھا کہ دین کو ہر ایک شئے پر مقدم کیا ہوا تھا۔“

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 137 تا 138، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”مکہ میں بیٹھ کر جو مومنین قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کی تھی جس حمایت میں کوئی دوسری قوم کا آدمی ان کے ساتھ شریک نہیں تھا اِلّا شاذ و نادر۔ وہ صرف ایمانی قوت اور عرفانی طاقت کی حمایت تھی۔ نہ کوئی تلوار میان سے نکالی گئی تھی اور نہ کوئی نیزہ ہاتھ میں پکڑا گیا تھا بلکہ ان کو جسمانی مقابلہ کرنے سے سخت ممانعت تھی۔ صرف قوت ایمانی اور نور عرفان کے چمکدار ہتھیار اور ان ہتھیاروں کے جوہر جو صبر اور استقامت اور محبت اور اخلاص اور وفا اور معارف الٰہیہ اور حقائق عالیہ دینیہ ان کے پاس موجود تھے لوگوں کو دکھلاتے تھے۔ گالیاں سنتے تھے۔ جان کی دھمکیاں دے کر ڈرائے جاتے تھے۔ اور سب طرح کی ذلّتیں دیکھتے تھے پر کچھ ایسے نشۂ عشق میں مدہوش تھے کہ کسی خرابی کی پرواہ نہیں رکھتے تھے اور کسی بلا سے ہراساں نہیں ہوتے تھے۔ دنیوی زندگی کے رُو سے اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا رکھا تھا جس کی توقع سے وہ اپنی جانوں اور عزتوں کو معرضِ خطر میں ڈالتے اور اپنی قوم سے پرانے اور پُرنفع تعلقات کو توڑ لیتے۔ اُس وقت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تنگی اور عُسر اور کس نپرسد اور کس نشناسد کا زمانہ تھا اور آئندہ کی امیدیں باندھنے کے لئے کسی قسم کے قرائن و علامات موجود نہ تھے۔ سو انہوں نے اس غریب درویش کا (جو دراصل ایک عظیم الشان بادشاہ تھا) ایسے نازک زمانے میں وفاداری کے ساتھ محبت اور عشق سے بھرے ہوئے دل سے جو دامن پکڑا جس زمانے میں آئندہ کے اقبال کی تو کیا امید، خود اس مردِ مصلح کی چند روز میں جان جاتی نظر آتی تھی۔ یہ وفاداری کا تعلق محض قوت ایمانی کے جوش سے تھا جس کی مستی سے وہ اپنی جانیں دینے کے لئے ایسے کھڑے ہو گئے جیسے سخت درجہ کا پیاسا چشمۂ شیریں پر بے اختیار کھڑا ہو جاتا ہے۔“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 151 تا 152 حاشیہ)

سرّ الخلافۃ میں آپ فرماتے ہیں۔ (عربی ہے اس کا ترجمہ بھی مَیں پڑھ دیتا ہوں۔)

اِعۡلَمُوۡا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمۡ كَانُوۡا كَجَوَارِحِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَفَخۡرَ نَوۡعِ الۡاِنۡسَانِ فَبَعۡضُهُمۡ كَانُوۡا كَالۡعُيُوۡنِ وَبَعۡضُهُمۡ كَانُوۡا كَالۡاٰذَانِ وَبَعۡضُهُمۡ كَالۡاَيۡدِيۡ وَبَعۡضُهُمۡ كَالۡاَرۡجُلِ مِنۡ رَّسُوۡلِ الرَّحۡمَانِ وَكُلَّ مَا عَمِلُوۡا مِنۡ عَمَلٍ اَوۡ جَاهَدُوۡا مِنۡ جَهۡدٍ فَكَانَتۡ كُلُّهَا صَادِرَةً بِهٰذِهِ الۡمُنَاسَبَاتِ وَكَانُوۡا يَبۡغُوۡنَ بِهَا مَرۡضَاةَ رَبِّ الۡكَائِنَاتِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ۔ (سرالخلافۃ، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 341)

اللہ آپ لوگوں پر رحم فرمائے۔ جان لو کہ سارے کے سارے صحابہ رسول، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء اور جوارح کی طرح تھے اور نوع انسان کے فخر تھے۔ خدائے رحمان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان میں سے بعض آنکھوں جیسے تھے۔ بعض کانوں کی طرح اور بعض ان میں سے ہاتھوں کی مانند اور بعض پاؤں کی طرح تھے۔ ان صحابہ نے جو بھی کام کئے یا جو بھی سعی فرمائی وہ سب کچھ ان اعضاء کی مناسبت سے صادر ہوئے اور ان کی غرض اس سے محض ربِ کائنات ربّ العالمین کی رضا جوئی تھی۔ (سرّ الخلافۃ، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 341)

اللہ تعالیٰ ان روشن ستاروں کے نمونوں پر چلتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والا بنائے اور ہمارا بھی ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا جُوئی کے لئے ہو۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ عریشہ ڈیفن تھالر صاحبہ اہلیہ فہیم ڈیفن تھالر صاحب ہالینڈ کا ہے جو آجکل بینن میں تھیں۔ 11 ردسمبر کو بینن میں ہی اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔

یہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک بنک میں ملازمت کرتی تھیں۔ 2002ء میں ان کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے فہیم ڈیفن تھالر صاحب جو ڈچ احمدی ہیں ان سے ہوئی۔ اس وقت مرحومہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن جماعت کے بارے میں دلچسپی رکھتی تھیں۔ شادی کے بعد انہوں نے رمضان کے مہینہ میں تجربہ کے طور پر روزے بھی رکھے۔ فہیم صاحب جو اُن کے خاوند ہیں یہ بھی ڈچ احمدی ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ اسی دوران ایک دفعہ جبکہ ہم باتیں کر رہے تھے تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ میں سمجھا کہ میں نے کوئی سخت بات کہہ دی ہے۔ بعد میں مرحومہ نے بتایا کہ وہ اپنا اور احمدیت کا موازنہ کر رہی تھیں اور پھر یہ سمجھ کر کہ مجھ میں اور احمدیت میں بہت زیادہ فرق ہے مَیں تو کبھی بھی احمدی مسلم

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ میرا عقیدہ ہے اور لٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے...... میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ

اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

نہیں بن سکتی۔ تو اس محرومی کے احساس نے مجھے رُلا دیا تھا۔ فہیم صاحب کے ساتھ گیمبیا کے دورے پر گئیں تو وہاں انہوں نے جماعت کے کاموں کو دیکھا اور اس کا ان پر بڑا اچھا اثر ہوا اور اس کے بعد پھر وہاں فہیم صاحب نے ان کو بیعت فارم دیا تو بیعت فارم پڑھا، شرائط بیعت پڑھیں، جو اس پر لکھی ہوئی تھیں۔ پہلے تو مرحومہ نے کہہ دیا کہ میں اس پر کبھی دستخط نہیں کر سکتی لیکن پڑھنے کے بعد انہوں نے جلد ہی 18؍مارچ 2006ء کو بیعت فارم پُر کر دیا اور اسی وقت بیعت کا خط بھی مجھ کو لکھا۔ خلافت سے مرحومہ کی بہت محبت تھی۔ جماعت کے کاموں میں اپنے میاں کی مدد کرتی تھیں۔ وہ جماعت ہالینڈ کے پریس سیکرٹری بھی تھے۔ اور ترجمہ میں ان کی مدد بھی کیا کرتی تھیں۔ پھر جب وصیت کی تحریک ہوئی اور وصیت کی تحریک کا ان کو پتا لگا۔ میرا خطبہ سنا تو انہوں نے جلد ہی وصیت بھی کر لی۔ 2009ء میں مرحومہ اپنے شوہر مکرم فہیم صاحب کے ساتھ وقف کر کے ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت بننے والے یتیم خانے کا بندوبست سنبھالنے کے لئے بینن (مغربی افریقہ) چلی گئیں۔ بظاہر یہ ایک جذباتی فیصلہ لگتا تھا کیونکہ مرحومہ کی بینک میں بڑی اچھی نوکری تھی اور اس کو چھوڑ کے گئی تھیں۔ مربی انچارج ہالینڈ نے کہا کہ میں نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ افریقہ کے حالات اتنے بڑے آرام دِہ نہیں ہیں تا کہ ذہنی طور پر تیار ہوں تو مرحومہ نے کہا مربی صاحب مجھے یہ سب نہ بتائیں۔ مَیں نے بڑا سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے۔ ان کے رشتہ داروں نے بھی انہیں کہا کہ آپ افریقہ چلی گئی ہیں اور انہوں نے سمجھا کہ وہاں جماعت احمدیہ بھی کوئی کمپنی کی طرح ہے کہ کمپنیوں کا دیوالیہ ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کچھ نہیں رہتا تو تم بھی یہ نہ ہو کہ وہاں جا کر پھر نہ اِدھر کی رہو نہ اُدھر کی رہو۔ بڑا پختہ ایمان تھا تو انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو، عیسائیوں کو جواب دیا کہ تمہیں اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جماعت ایک کمپنی کی طرح نہیں ہے جو کبھی دیوالیہ ہو جائے۔ یہ کبھی دیوالیہ نہیں ہو سکتی۔ اور جہاں تک میرا تعلق ہے اگر میں فوت ہو گئی تو میں اس بات کو پسند کروں گی کہ اسی یتیم خانے میں دفن کی جاؤں۔ مرحومہ جو یورپی معاشرے کی پلی بڑھی تھی اور بڑی اچھی نوکری بھی تھی اس کے باوجود افریقہ میں انہوں نے بڑے مشکل حالات میں بڑے احسن رنگ میں اپنا وقف نبھایا اور بڑی ذمہ داری سے اپنے فرائض انجام دیئے۔

نمازوں کی پابند تھیں۔ جب سے احمدی ہوئیں باقاعدہ نمازیں پڑھنے والی تھیں۔ پھر تہجد گزار بھی بن گئیں۔ کبھی نماز نہیں چھوڑتی تھیں بلکہ دوسروں کو بھی وقت پر نماز پڑھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ خطبہ بڑی باقاعدگی سے اور توجہ سے سنتی تھیں اور جو جو باتیں اگر نصیحت والی ہیں تو تمام باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتیں۔ اسلام اور احمدیت سے محبت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ جب دیگر احباب جو احمدی تھے ان کو دیکھتیں کہ اسلامی تعلیمات پر پوری طرح عمل نہیں کرتے تو بڑی غمزدہ ہو جایا کرتی تھیں کہ کیوں یہ لوگ احمدی ہونے کے باوجود اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرتیں اور ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرتیں۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔ یتیم خانے کی انچارج تھیں۔ انہوں نے ان کو اپنے بچے سمجھا۔ احمد یحیٰی صاحب ہیومینیٹی فرسٹ کے جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہاں کا یتیم خانہ ’دارالاکرام‘ جو جماعت چلا رہی ہے اُسے دیکھنے کا موقع ملا تو اس وقت ’دارالاکرام‘ میں دو ماہ سے لے کر بارہ سال کی عمر تک کے بچے تھے۔ گو کہ سٹاف موجود تھا لیکن دو ماہ کی یتیم بچی ہر وقت اُن کی گود میں ہی مَیں نے دیکھی۔ کسی بچے کی طبیعت ٹھیک نہ ہوتی تو بڑی فکرمندی سے اس کی خاص خوراک اور دوائی کا انتظام کرتیں۔ اگر بچے کی تعلیمی رپورٹ میں کوئی توجہ طلب بات ہوتی تو اس کو مختلف طریقوں سے بہتر کرنے کے لئے بڑی فکرمندی کا اظہار کرتیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی ان سے کسی ذاتی ضرورت کے حوالے سے دریافت کیا کہ کوئی ضرورت ہو تو بتائیں تو ان کا یہی جواب ہوتا تھا کہ ہم تو وقف ہیں۔ ہم نے وقف کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں توفیق دی ہے اور یتیم بچوں کی خدمت کا ہمیں موقع ملا ہوا ہے اور ہم بہت خوش ہیں۔ ہمارے لئے کوئی فکر نہ کریں۔ لیکن اگر ادارے کے انتظام کا کوئی معاملہ ہوتا، اس کی بہتری کا معاملہ ہوتا تو فوراً توجہ دلاتیں۔ اسی طرح اطہر زبیر صاحب جو ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے چیئرمین ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے خاوند فہیم صاحب نے بتایا کہ شروع سے ان کو لاٹری کھیلنے کا بڑا شوق تھا۔ یورپ میں لاٹری کا بڑا رواج ہے۔ جب ان کو بتایا گیا کہ اسلام میں اس کی ممانعت ہے تو فوراً اس کو ترک کر دیا اور لاٹری میں لگانے والی رقم ہفتہ وار مسجد کے چندہ میں دینی شروع کر دی۔

پھر کہتے ہیں کہ جب میں ان سے ملتا تو میرے دوروں کے بارے میں رپورٹیں لیتیں۔ ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب جرمنی کے دوروں میں ہمارے ساتھ رہا کرتے تھے، تو کہتے ہیں کہ باتیں سن کے، واقعات سن کے، بڑی جذباتی ہو جایا کرتی تھیں۔ بڑی مہمان نواز تھیں۔ وہاں کے لوگوں سے بڑا پیار اور عزت سے پیش آیا کرتی تھیں۔ اسی محبت کی وجہ سے بینن میں جہاں وہ رہتی تھیں ان کے محلّے کے تمام لوگ ان کو ’ماما‘ کہتے تھے اور اپنے ذاتی معاملات میں ان سے مشورے کیا کرتے تھے۔ بینن کے امیر جماعت لکھتے ہیں ان کو اپنے چندہ کی بڑی فکر ہوتی تھی۔ بڑی باقاعدگی کے ساتھ چندہ ادا کیا کرتی تھیں اور پورتونووریجن کے مبلغ سلسلہ سے دو تین بار اظہار کیا کہ آپ وقت پہ ہمارا چندہ آ کر وصول کر لیا کریں۔ ہمیشہ اپنا وصیت کا چندہ پہلی فرصت میں ادا کرتیں اور اب جب میں نے بیت الفتوح کی تعمیرِ نَو کی تو تحریک کی ہے اس میں انہوں نے بڑی خوشی سے حصہ لیا اور معلومات بھی چندوں کی لیتی رہتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ ’احمدیہ دارالاکرام‘ یتیم خانے میں بڑی دلجمعی اور خلوص سے کام کرتی تھیں۔ شیر خوار بچوں کو اٹھائے پھرتیں۔ ان کا بڑا خیال رکھتیں۔ ان کی وفات کے ساتھ مَیں سمجھتا ہوں کہ دارالاکرام کے بچے اب یتیم ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان سے رحم و مغفرت کا سلوک فرمائے اور مزید ایسے باوفا اور وقف کی روح کو سمجھنے والے اللہ تعالیٰ جماعت کو عطا فرماتا رہے۔

......☆......☆......☆......

مسجد بیت الفتوح کمپلیکس کی تعمیر نَو کے لیے
یُو.کے اور دنیا بھر کے مخیّر اَفرادِ جماعت کو مالی قربانی کی تحریک

’’تین سال کے عرصہ میں اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں لیکن کم از کم تیسرا حصّہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر لیں‘‘

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 3؍نومبر 2017 میں احباب جماعت کو ایک اہم مالی قربانی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’مَیں مختصراً ایک تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو یُوکے (UK) کیلئے عمومی ہے اور دنیا کے جو مخیّر حضرات ہیں، جو صاحب حیثیت ہیں ان کیلئے ہے اور وہ مسجد بیت الفتوح کے اس جلے ہوئے حصہ کی تعمیر نو کیلئے ہے۔

کافی بڑا منصوبہ ہے...... حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اس مسجد کے منصوبے کی تحریک کی تھی تو شروع میں پانچ ملین کی آپ کی تحریک تھی۔ بعد میں پھر پانچ ملین کی اور تحریک آپ کو کرنی پڑی۔ اس کا جو نیا منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم خرچ ہوگی۔ گیارہ ملین کے قریب جس میں سے نصف کے قریب تو موجود ہے۔ نصف سے زائد کی تقریباً ضرورت پڑے گی اور اس کے لئے بہرحال احباب نے ہی قربانی کرنی ہے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

’’عالمگیر کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت! یہ کون سا وقت شکر گزاری کا ہے کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا کہ مَیں مُدت سے سوچتا تھا اور آہِ سرد بھرتا تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کارِ خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا۔ لیکن چاروں طرف سے مَیں اس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا تھا کہ اس میں میرا ثواب کسی طرح ہو جائے۔ سو آج خدا تعالیٰ نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکال دی۔ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 387، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ میں نے کہا جو پہلے اس قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں تین سال کے عرصہ میں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر دیں۔‘‘ (ادارہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمود الکعکی صاحب

مکرم محمود الکعکی صاحب کا تعلق لبنان سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1988ء میں ہوئی اورانہیں 2012 میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

میری پرورش ایک سُنّی گھرانے میں ہوئی۔ بچپن سے ہی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے دل میں اس طور پر جاگزیں تھی کہ میرے دل میں ہر وقت یہی تمنا رہتی تھی کہ اسلام کی عزت واپس لوٹ آئے اور دوبارہ اسلام اپنی عظمتوں کے ساتھ اس دنیا میں ظاہر ہوجائے۔ چونکہ روایات کے مطابق یہ سب کچھ امام مہدی کی آمد اور آخری زمانے میں قائم ہونے والی خلافت کے ساتھ جڑا ہوا تھا اس لئے میری دلی خواہش اور دعا تھی کہ ہمارے زمانے میں ہی امام مہدی آجائیں اور مجھے نہ صرف ان کی اتباع کی توفیق مل جائے بلکہ اسلامی خلافت اوراس کے عہد میں ہونے والی فتوحات کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع مل جائے۔

تصحیح افکار وعقائد کے داعی کے ساتھ

نوجوانی کی عمر کو پہنچ کر میرا رجحان مختلف دینی امور اور مختلف ادیان کے عقائد کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کی طرف زیادہ ہوگیا۔ مجھے اس بات کا تو یقین تھا کہ دراصل اسلامی عقیدہ ہی درست ہے لیکن اکثر اس بات پر پریشان ہوجاتا تھا کہ باوجود اسلامی عقیدہ رکھنے کے مجھے صوم وصلوٰۃ میں وہ لذت کیوں نہیں ملتی جس کا ذکر ہماری کتب میں موجود ہے۔ ہماری مروّجہ روایات کے مطابق یہ مشہور تھا کہ جس نے نماز چھوڑی اسے اس چھوڑی ہوئی نماز کو روزِ محشر جہنم کی آگ پر ادا کرنا ہوگا۔ اس کے باوجود چونکہ میری نماز بے تاثیر اور محض اٹھنے بیٹھنے کی بے لذت حرکات سے ہی عبارت تھی اس لئے میں نے نماز چھوڑ دی۔

پہلی بار احمدیت سے تعارف

ساتویں جماعت میں میرا ایک دوست تھا جس سے میرا مسلسل رابطہ تو نہ تھا لیکن وقتاً فوقتاً اس سے ملاقات ہو جاتی تھی اور کبھی کبھی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی گفتگو کا موقع مل جاتا تھا۔ 2012ء میں اس دوست نے مجھے کسی کام کے لئے بلایا اور پہلی بار ہماری آپس میں بیٹھ کر طویل بات ہوئی۔ مختلف امور کے بارہ میں شروع ہونے والی یہ بات دینی موضوعات کے گرد گھومنے لگی۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ ہر مسئلے کے بارہ میں میرے دل میں شک ڈالنا چاہتا ہے۔ مثلاً وہ حضرت آدم اور عیسیٰ اور امام مہدی علیہم السلام کے بارہ میں مروجہ عقائد کا ذکر کر کے اعتراضات اٹھاتا اور پھر جنت ودوزخ کی حقیقت، جنّ و شیاطین اور ان کا انسانوں کے سر پر سوار ہو کر مختلف حرکتیں کروانے وغیرہ کے مسائل چھیڑتا اور کہتا کہ یہ سب کچھ ہمارے معاشرے میں رائج ہے لیکن یہ عقائد فلاں فلاں قرآنی آیات کے خلاف ہیں لہٰذا یہ عقائد درست نہیں ہوسکتے۔

پھر اس نے کہا کہ فلاں فلاں امور کی تحریف کر کے نہ جانے کیا سے کیا بنا دیا گیا ہے۔ میرے پاس ان سب کا جواب ہے لیکن مَیں تمہیں ابھی نہیں بتاؤں گا بلکہ ابھی تم ان تمام امور کے بارہ میں غور وفکر کرو اور اگلی بار جب ہم ملیں گے تو پھر ان کے بارہ میں بات کریں گے۔

اگلی دفعہ میری ملاقات اس دوست کے گھر پر ہوئی۔ اس نے اپنے لیپ ٹاپ میں محفوظ کی ہوئی ویڈیو فائلز مجھے دکھائیں ان میں مختلف ٹی وی چینلز کے بعض پروگرامز تھے۔ ہم نے ان میں سے بعض پروگرام سنے۔ ان میں سے بعض پروگرام پیش کرنے والے خود ہی سوال اٹھاتے اور پھر خود ہی ان کا جواب دیتے اور نہایت تسلّی بخش دلائل اور عقل ومنطق کے مطابق مضمون بیان کرتے تھے۔

کچھ عرصہ اس دوست کے ساتھ ملنے جلنے اور بیٹھنے کے بعد مجھ پر کھلا کہ اس دوست نے مختلف ٹی وی چینلز کے یُوٹیوب پر موجود اچھے اچھے پروگرامز اکٹھے کئے ہوئے تھے اور وہ معاشرے کے پڑھے لکھے طبقے کو یہ پروگرامز سنا سنا کر اپنی طرف سے تصحیحِ افکار وعقائد کا کام کیا کرتے تھے۔ ان کا طریق یہ تھا کہ معاشرے میں رائج اسلامی تعلیمات کے منافی عقائد کا ذکر کرتے اور لوگوں کو تدبّر کرنے کی دعوت دیتے پھر ان کے غلط ہونے کے دلائل پیش کرتے۔

احمدیت کا تعارف

جب اس دوست کے لیپ ٹاپ میں موجود بعض پروگراموں سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور وہ مبعوث ہوچکے ہیں تو مجھے سخت حیرانی ہوئی، لیکن چونکہ ان کے دلائل قرآن سنت کے عین مطابق تھے۔ اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب کی شخصیت کو دیکھ کر یہ کہنا بہت مشکل تھا کہ انہوں نے یہ دعویٰ کسی جھوٹ کی بنا پر کیا ہوگا کیونکہ تواضع اور انکسار آپ کی طبیعت کا لازمی جزو دکھائی دیتا تھا۔ اسی طرح آپ کے خلفاء بھی تواضع اور انکسار کا مجسم نمونہ نظر آتے تھے۔ اس کے باوجود میں بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ مبارک کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا اور خاصی دیر تک ایسی ہی کیفیت میں بیٹھا رہتا، اور بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچتا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہی میرا شعور آپ کے خلفاء کی تصاویر دیکھنے کے بعد تھا۔

دعا اور انشراح صدر

اس سب کے باوجود میں تردّد کا شکار تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تصور تو ہمارے ذہن کے پردوں پر ایسے جلی حروف میں تحریر کیا ہوا تھا کہ جسکے بعد کسی کا اس اُمّت میں آنا تقریباً ناممکن نظر آتا تھا۔

اس سال رمضان آیا تو میں نے روزے رکھنے اور نماز ودعا کی طرف توجہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس عزم کو عملی رنگ دیا تو میں نے محسوس کیا کہ یہ میری زندگی کا پہلا ایسا رمضان تھا جس میں مجھے ایک غیر معمولی روحانی کیفیت کا تجربہ ہورہا تھا۔ میں نے بہت خشوع وخضوع سے نمازیں ادا کیں، بڑی تضرع وابتہال کے ساتھ دعائیں کیں اور بڑے غور وخوض اور تدبر کے ساتھ قرآن کریم کا مطالعہ کیا۔ ہر بار احمدی تفاسیر مجھے قرآن کریم کا ایسا نیا فہم عطا کرنے لگیں جو اس زمانے کے حالات اور ضرویات کے ساتھ ہر لحاظ سے مکمل طور پر ہم آہنگ تھا۔ ہر آنے والا دن میرے دل میں ایم ٹی اے پر پروگرام پیش کرنے والے احمدی احباب کی محبت میں اضافہ کرتا جا رہا تھا۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر بہت زیادہ پسند آئی۔ اس تفسیر میں حضورؓ نے بیان فرمایا ہے کہ انہیں ایک فرشتے نے رؤیا میں آکر سورت فاتحہ کی تفسیر سکھائی تھی۔ میں نے شروع میں جب یہ رؤیا پڑھا تو کہا کہ دیکھتے ہیں کہ اس رؤیا میں کس حد تک صداقت ہے کیونکہ اگر یہ علوم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے تو اللہ تعالیٰ مجھے ان کی صداقت کا نشان دکھادے گا۔ چنانچہ جب تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ تفسیر کبیر میں تحریر کئے جانے والے روحانی دقائق اس رؤیا کے پورے ہونے اور ان علوم کے خدا کی طرف سے دیئے جانے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ تفسیر کبیر پڑھ کر مجھے خلافت کے خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق اور خلافت کے خدا کی طرف سے ہونے کا بھی یقین ہوگیا۔

بیعت کا فیصلہ

جس بات نے مجھے بیعت کا فیصلہ کرنے پر مجبور کردیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ تھا جسے پروگرام الحوار المباشر میں احباب کرام نے نہایت خوبصورت پیرائے میں پیش کیا۔ اس واقعہ کی تفسیر دل موہ لینے والی تھی اور جب یہ سنا کہ اس میں دراصل یہ پیشگوئی بھی تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے واقعات کے مماثل واقعات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ظہور پذیر ہوں گے، اور پھر ان واقعات کے بارہ میں جان کر ایک عجیب وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں اور وادی غیر ذی زرع کے واقعات اور ذبیح اللہ کی حقیقت جیسے امور کو سن کر مجھے یقین ہوگیا کہ یہ جماعت ہی حقیقی اسلام کی خالص تعلیم کو پیش کرنے والی اور دین اسلام کی برتری ثابت کرنے والی واحد جماعت ہے۔

دو عجیب خوابیں اور بیعت

جماعت کی سچائی تو میرے لئے ثابت ہوچکی تھی پھر بھی دعا جاری تھی تا باضابطہ طور پر بیعت کرنے کا مرحلہ بھی طے ہوجائے۔ اسی عرصہ میں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اور میرا ایک اور احمدی دوست بادلوں کے اوپر اتنی بلندی پر اڑ رہے ہیں کہ وہاں سے ہمیں جنت دکھائی دیتی ہے۔ اس رؤیا کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ یہ جماعت سچی ہے۔

ابھی پہلے رؤیا کو دیکھے چند روز ہی گزرے تھے کہ میں نے ایک اور رؤیا میں اپنے اسی احمدی دوست کو دیکھا جسے پہلے رؤیا میں اپنے ساتھ بادلوں کے اوپر اڑتے ہوئے پایا تھا۔ لیکن اس رؤیا میں اس دوست کی حالت بہت شرمناک تھی، شیاطین اسے بہکاتے پھر رہے تھے اور مکمل طور پر وہ ان کے قبضہ میں آچکا تھا۔ کبھی کبھی وہ شیاطین کا مقابلہ بھی کرتا لیکن ان کے چنگل سے نکلنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔

اس وقت مجھے اس دوسرے رؤیا کی سمجھ نہ آئی اور چونکہ میں اپنے اس دوست کا احترام بھی کرتا تھا اس لئے اسے اس رؤیا کے بارہ میں نہ بتایا۔ لیکن بعد میں جب یہ شخص جماعت چھوڑ گیا تو مجھے اس رؤیا کی صحیح تعبیر کی تفہیم ہوئی اور اس وقت ایک بار پھر میرے لئے جماعت کی صداقت روشن ہوکر سامنے آگئی۔

کچھ عرصہ کے بعد میں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا اور اپنے اس دوست کو بھی بیعت کرنے کی ترغیب دینی شروع کردی جس کی ویڈیوز دیکھ کر مجھے احمدیت کا تعارف ہوا تھا۔ وہ بھی بیعت پر آمادہ ہوگیا اور یوں ہم نے عربک ڈیسک کو اپنی بیعتیں ارسال کردیں۔

والدین کو تبلیغ

بیعت کے بعد مجھے سب سے زیادہ اس بات کی فکر تھی کہ میں اپنے گھر والوں کو کیونکر احمدیت کے بارہ میں بتاؤں اور کس طریق پر بات کروں کہ جسے سننے کے لئے ان کے سینے کھلیں۔ چنانچہ میں نے اس بارہ میں بکثرت دعا کرنی شروع کردی۔ اس کے بعد میں نے بعض رؤیا دیکھے جن سے مجھے یہی تفہیم ہوئی کہ مجھے اب اپنے گھر والوں کو تبلیغ شروع کردینی چاہئے۔ چنانچہ میں نے اپنے والد صاحب کو جب جماعت کے بارہ میں بتایا تو انہوں نے کہا کہ میں خود ایم ٹی اے دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔ پھر انہوں نے بعض مولوی حضرات سے بات کی تو انہوں نے والد صاحب کے کان بھرے کہ یہ جماعت کافر ہے۔ والد صاحب نے جب ایم ٹی اے کے مزید کچھ پروگرام دیکھے تو کہنے لگے کہ میں نے اب تک جتنی جماعتیں دیکھی ہیں ان میں سے یہ سب سے سچی جماعت ہے۔

کچھ عرصہ قبل میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے اور آپ کے پیچھے سے بارُعب آواز میں یہ کہا جارہا تھا کہ ’’ارہاصات نبوت‘‘۔

اسی طرح میں نے اپنی والدہ کو تبلیغ کی اور مختلف عقائد کی تشریح اور تفسیر بیان کرنے کے بعد انہیں بتایا کہ یہ تمام عقائد اور اچھی تفاسیر جماعت احمدیہ کی ہیں جس کے بانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ اور آج ان کے پانچویں خلیفہ جماعت کی قیادت کررہے ہیں۔ انہوں نے میری بات پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

ایک روز میری والدہ صاحبہ بھی میرے ساتھ ایم ٹی اے دیکھ رہی تھیں اس وقت کسی سابقہ جلسہ سالانہ کا ایک پروگرام لگا ہوا تھا۔ اچانک میری والدہ صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آج سے بیس سال پہلے میں نے ان کو خواب میں اسی شکل اور ہیئت اور لباس میں دیکھا تھا جس میں وہ اس وقت ٹی وی کی سکرین پر نظر آرہے ہیں۔ پھر انہوں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ: میں نے اس شخص کو ایک بہت بڑی کرسی پر بادلوں کے درمیان بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کی کرسی بہت بڑی، مضبوط اور طویل تھی۔ اس کی چاروں دراز ٹانگوں کو چار موٹے اور طاقتور دیو ہیکل اشخاص نے تھاما ہوا تھا۔ اور وہ آسمان کی فضاؤں میں چلتے ہوئے میری جانب آرہے تھے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ اس شخص کا آسمان سے زمین پر نزول ہورہا تھا۔ میں یہ خواب دیکھ کر ڈر گئی اور میری آنکھ کھل گئی۔ اس خاص منظر کی بنا پر بیس سال گزرنے کے باوجود مجھے اس شخص کی شکل یاد تھی۔

باوجود ان واضح رؤیائے صالحہ کے دیکھنے کے میرے والدین نے بیعت نہیں کی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور خلافت کی حقانیت کے قائل ہیں لیکن بیعت کرنے میں نہ جانے کیا روک حائل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں انشراح صدر عطا فرمائے اور جلد باضابطہ طور پر بھی امام الزمان کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24؍نومبر 2017)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ (ابن ماجہ)

(اپنے بچّوں سے عزّت کے ساتھ پیش آؤ)

طالب دُعا ازاراکین جماعت احمدیہ ممبئی

اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیائے احمدیت کو اس طرح اکٹھا اور باخبر کر دیا ہے کہ اب خلیفہ وقت کے دَوروں اور جماعتی پروگراموں اور خبروں کو سننے کے لئے لمبا انتظار نہیں کرنا پڑتا

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1رستمبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیائے احمدیت کو کس طرح اکٹھا کر دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیائے احمدیت کو اس طرح اکٹھا اور باخبر کر دیا ہے کہ اب خلیفۂ وقت کے دَوروں اور جماعتی پروگراموں اور خبروں کو سننے کے لئے لمبا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ ساتھ ہی ساتھ ہر خبر پہنچ رہی ہوتی ہے۔ جلسوں کی کارروائی اور ماحول کے بارے میں سننے والوں کی طرف سے فوری تبصرے اور جذبات کے اظہار پروگراموں کے دوران ہی ہو رہے ہوتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم. ٹی. اے کے کارکنان کا کن الفاظ میں شکریہ ادا کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمیں ایم. ٹی. اے کے کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ یہ لوگ کیمروں کے پیچھے ہیں یا ٹرانسمشن میں یا دوسرے کاموں میں مصروف ہیں۔ بہت سے کارکن ہیں جو ایک پروگرام بنانے اور بھیجنے کیلئے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمام شامل ہونے والوں کو ان رضا کاروں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جو ایک جذبہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بے نفس ہو کر کام کر رہے ہوتے ہیں اور ان کے یہ عمل غیر احمدی مہمانوں یا غیر مسلم مہمانوں کیلئے خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن رہے ہوتے ہیں۔

سوال مکرم خالد میاز صاحب نے جلسہ کے حوالے سے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خالد میاز صاحب جو ریڈ کراس تنظیم کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آج اس جلسہ میں جماعت کے امن و محبت اور یگانگت کو دیکھ کر اور خلیفہ کیلئے محبت اور اطاعت کا مشاہدہ کر کے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ اب میں اپنے غیر مسلم دوستوں کو آپ کی مثال بڑے اعتماد سے پیش کر کے انکے اسلام پر اعتراضات کا دفاع کر سکتا ہوں۔

سوال مکرمہ ماریہ جوزے صاحبہ نے جلسہ کے حوالہ سے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ماریہ جوزے کہتی ہیں کہ یہاں آ کر میں بہت حیران ہوئی کہ اتنی قوموں، نسلوں اور رنگوں کے لوگ ایسی یگانگت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ہر طرف امن اور سکون کی فضا ہے۔ مجھے آپ لوگوں میں شامل ہو کر ایک دلی اطمینان ملا۔

سوال میسی ڈونیا کی ایک سوشل ویلفیئر کی تنظیم میں کام کرنے والی ایک خاتون نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ کہتی ہیں کہ اسلام کی یہ قسم اور اس کا ایسا معاشرتی مظاہرہ ہمارے لئے بالکل غیر متوقع ثابت ہوا۔ یہ جلسے دیگر مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں اور ایسی پر امن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔

سوال مکرمہ آگسٹین صاحبہ کے سوال ''اس وقت ملائیت اور انتہا پسندی کا کیا علاج ہے؟'' کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ صحیح تعلیم و تربیت اور اسلام کی صحیح تعلیم دی جائے۔ اس زمانے میں ہمیں اس صحیح تعلیم کا اِدراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامِ صادق نے دیا ہے اور ہمیں یہ تعلیم بتائی ہے۔

سوال بوسنیا کی رومن کمیونٹی کے سیاستدان مکرم نجاد صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: موصوف نے کہا کہ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں یہی سمجھا کہ یہ لوگ ایمان میں بہت مضبوط ہیں۔ ان کے قول اور عمل میں مطابقت ہی ان کی ترقی کا راز ہے۔ ان لوگوں کی یہ اعلیٰ حالت خلافت سے وابستگی کی وجہ سے ہے۔

سوال حضور انور نے افراد جماعت کو آپسی رنجشیں دور کرنے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم میں سے وہ لوگ جو بعض مسائل کھڑے کرنے والے ہیں، آپس میں لڑائیاں رنجشیں پیدا کرنے والے ہیں ان لوگوں کو ان لوگوں کے تأثرات اور تبصرے سن کر شرم آنی چاہئے اور ان کو ہمیشہ ایک دوسرے سے محبت اور پیار سے پیش آنا چاہئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بلغاریہ میں جماعت کی کن مشکلات کا ذکر کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بلغاریہ بھی وہ ملک ہے جہاں جماعت کی رجسٹریشن منسوخ کی گئی ہے اور وہاں مخالفت انتہا پہ پہنچی ہوئی ہے۔ اس لئے بلغاریہ کی جماعت کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی حالات بہتر کرے اور جماعت کی دوبارہ رجسٹریشن بحال ہو جائے اور کھل کے تبلیغ کرنے اور جماعت کی activities کو سرانجام دینے کی اللہ تعالیٰ ہمیں دوبارہ توفیق عطا فرمائے۔

سوال بلغارین وفد کے ففکو اینو صاحب نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ففکو اینو صاحب کہتے ہیں کہ یہاں میں نے یہ سیکھا ہے کہ صرف احمدی لوگ ایسے ہیں جو واقعی امن سکھاتے ہیں۔ عزت کرتے ہیں اور دنیا کو جنت بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں واقعی زندگی کا نور ملتا ہے۔ ایسی روشنی جو انسان کو زندگی عطا کرتی ہے۔ میں تو اب ساری زندگی تمام لوگوں کو بتاؤں گا کہ اصل اسلام احمدیت ہے جو دنیا میں امن کی کوشش کر رہے ہیں۔

سوال ایک عیسائی خاتون ڈِسسلایا صاحبہ نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ڈِسسلایا صاحبہ کہتی ہیں کہ یہ جلسہ تو ایک معجزہ ہے۔ یہاں محبت، امن، عزت ملتی ہے۔ مَیں نے کوئی جھگڑا نہیں دیکھا۔ ہر کوئی ایک دوسرے کی خدمت کر رہا تھا۔ مسکراتے چہروں سے ملتے تھے۔ کوئی وی آئی پی نہ تھا۔ سب برابر تھے۔ خطبہ جمعہ نے مجھے بڑا متأثر کیا۔ انسان سے محبت، پردہ پوشی، ایک دوسرے کی مدد کرنا، یہ تعلیمات جو آپ نے بیان فرمائی ہیں کاش آج ساری دنیا آپ کی آواز سنے۔

سوال میسیڈونیا سے آنے والے وفد کی حضور انور نے کیا خصوصیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہاں سے 65رافراد پر مشتمل وفد دو ہزار کلو میٹر کا سفر بذریعہ بس بیالیس گھنٹے میں مکمل کر کے پہنچا۔ ان میں چار مختلف ٹیلیویژن کے پانچ صحافی بھی تھے۔ تین مختلف علاقائی ٹیلی ویژن کے نمائندے تھے۔ ایک نیشنل ٹیلی ویژن کے صحافی تھے۔ اس میں بتیس عیسائی دوست تھے۔ 23 احمدی اور 10 غیر احمدی دوست تھے۔ ان میں سے ایک نے آخری دن بیعت بھی کر لی تھی۔

سوال لتھوانیا کے مہمان آوگوستی صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آوگوستی صاحب کہتے ہیں کہ مجھے ایسا لگا جیسے میں اپنے گھر پر موجود ہوں۔ ہر طرف وقف کی ایک روح دکھائی دیتی ہے۔ میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ مجھے تہذیب و تمدن اور مذہب، پہچان، کھانے پینے اور مختلف روایات جیسی بہت سی چیزوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ لوگوں کا احمدی ہونے کے ناطے ہر روز ایک عظیم مقصد کے لئے مشکلات کا مقابلہ کرنا اور پھر کوشش کرنا قابل تحسین ہے۔

سوال البانیا سے کتنے افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: البانیہ سے اڑتالیس افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ 19راحمدی تھے اور 29رغیر احمدی البانین تھے۔ 43رگھنٹوں کا سفر طے کر کے یہ پہنچے تھے۔ ان میں حکومت کی طرف سے بھی دو نمائندگان آئے تھے۔ ایک ان میں سے چیئرمین آف سٹیٹ کمیٹی آن کلٹس تھیں۔

سوال ہنگری کے وفد کی ایک مہمان آگیا آیاس صاحبہ نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک شام کہنے لگیں کہ اتنے ہزاروں مسلمان مَردوں کے درمیان بلا خوف پھر رہی ہوں۔ ہر شخص مہذب، شائستہ اور نظم و ضبط کا پابند اور عورتوں کا احترام کرنے والا ہے۔ میڈیا جو کہتا ہے کہ مہاجرین خاص کر مسلمان غیر مہذب اور عورتوں سے نامناسب سلوک کرنے والے ہیں ان کو یہاں آ کر دیکھنا چاہئے کہ یہ مسلمان قوم کیسی سلیقہ شعار ہے۔ عیسائیوں کو اس سے دس گنا کی تعداد میں شامل ہونا چاہئے۔

سوال ہنگری کے مہمان مکرم گیبر ٹامس صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گیبر ٹامس صاحب نے بتایا کہ جو مذہبی ماحول، امن، انسانیت اور اخوّت یہاں دیکھنے کا موقع ملتا ہے وہ دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔ احمدی لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس ایک لیڈر ہے جو احمدیوں سے محبت کرتا ہے اور ان کی ہر وقت رہنمائی کرتا ہے۔ آپ کی جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہم عیسائی دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ہمارے چرچ خالی ہو رہے ہیں۔

سوال حضور انور نے جلسے کی میڈیا کوریج کے حوالے سے کیا اعداد و شمار بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسہ کے پہلے دن ایک پریس کانفرنس بھی تھی جس میں نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا شامل تھا۔ انٹرنیشنل میڈیا میں اٹلی، میسی ڈونیا، آسٹریا، برازیل اور بیلجیم کے ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے تھے۔ نیشنل لیول پر جرمنی کے چار ٹی وی سٹیشن اور تین پرنٹ میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔ لوکل لیول پر این ٹی وی، ایک ریڈیو اور چار پرنٹ میڈیا کے نمائندے تھے۔ پانچ ٹی وی چینلز، تین ریڈیو چینل اور اکسٹھ اخبارات اور دیگر پرنٹ میڈیا کے ذریعہ پانچ کروڑ بانوے لاکھ سے اوپر افراد تک پیغام پہنچا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکنان کو کن کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شعبہ تربیت کو آئندہ فعال ہونا چاہئے کہ لوگ دوسرے پروگراموں کے دوران باہر نہ پھریں۔ آواز کا انتظام بھی پہلے دن خاص طور پر جمعہ کے وقت صحیح نہیں تھا۔ ترجمانی کے وقت بھی شکایات ہیں کہ اس وقت شور آتا رہا ہے۔ جلسہ گاہ میں نظم و ضبط کی بھی بعض لوگوں نے شکایت کی ہے۔ بہرحال جو جو نقص ہیں وہ کچھ تو ان کو میں نے بھجوا دیئے ہیں۔ اب اس پہ وہ خود ہی غور کریں اور ان کو بہتر کرنے کی صورت کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آئندہ اس میں بہتری پیدا کر سکیں۔

......☆......☆......☆......

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

اسلام آخری اور دائمی مذہب ہے، سب مذاہب بالآخر اسلام میں داخل ہوں گے اور یہی ایک مذہب ہوگا

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک ریفارمر، مصلح آئے گا اور اس کے زمانہ میں تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہوگا، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ مسلمہ وہی مصلح اور ریفارمر ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئے، آپ علیہ السلام نے اعلان کیا کہ اب تلوار کا جہاد نہیں ہے، یہ قلم کے جہاد کا دَور ہے
- سپین میں اسلام سات سو سال تک رہا، پھر عیسائیت دوبارہ آگئی، اب ہم دوبارہ لوگوں کے دل جیت کر ان کے دلوں میں اسلام داخل کریں گے اسلام کسی جنگ کے نتیجہ میں نہیں پھیلے گا بلکہ اسلام اپنی اصل تعلیم محبت و پیار کے ذریعہ پھیلے گا۔

ملاقات کرنے والے مہمانوں کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اسلام کا حقیقی پیغام

☆ جس بات نے مجھے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ جماعتِ احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے جوش اور اس کے قیام کے لئے کوششیں ہیں امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب جتنا احمدیوں کیلئے ضروری تھا اتنا ہی باقی دُنیا اور دوسری اقوام کیلئے بھی ضروری تھا۔ (بولیویا کے ایک جرنلسٹ Carlos Jamie صاحب)

☆ خلیفۃ المسیح کا پیغام حق نہ صرف مسلمانوں کیلئے بلکہ تمام دنیا کے لئے ہے۔ تمام دنیا سے آئے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر میں بہت حیران ہوا، مختلف قوموں اور رنگ و نسل کے لوگ ملے جن کا رہن سہن بہت مختلف تھا لیکن محبت، ایمان اور امن کے حصار اور اللہ تعالیٰ کے نام پر سب جمع تھے، اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام لوگ پہچان لیں کہ یہ جماعت محبت و سلامتی والی جماعت ہے۔ (پیراگوئے کے ایک نومبائع دوست کے تأثرات)

☆ جلسہ گاہ میں کام کرتے ہوئے بچوں کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے جذبات دیکھ کر مجھے یہ محسوس کرنے میں دیر نہیں لگی کہ اس جگہ پر خدا تعالیٰ کی موجودگی ہر طرف تھی، میں نے محسوس کیا کہ ہر مقرر امن اور پیار کا ایک خطبہ پڑھ رہا تھا جس کی آج پوری دنیا کو ضرورت ہے، میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ بھی میں ایسے جلسوں میں شامل ہوا کروں گا۔
(Mbakata صاحب، صوبائی وزیر کانگو کنشاسا)

☆ جلسہ کے انتظامات نے بہت متاثر کیا ہے۔ جلسہ میں مختلف ممالک سے ہر رنگ و نسل کے لوگ جمع تھے لیکن سب ایک دوسرے کے بہت قریبی رشتہ دار معلوم ہوتے تھے اور سب ایک دوسرے کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ چیز میں نے کہیں اور نہیں دیکھی۔ عالمی بیعت کا منظر بہت متاثر کن تھا، اس قسم کا منظر میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا، جس طرح لوگ اپنے خدا کے حضور جھکے ہوئے اور آہ و بکا کر رہے تھے وہ بہت ہی حیران کُن نظارہ تھا۔ (Nhim Chany صاحب، نمائندہ نیشنل ٹی۔وی کمبوڈیا)

جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات

{ رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن }

(5 راگست 2017ء بروز ہفتہ)

آج پروگرام کے مطابق بولیویا، پیراگوئے، کانگو کنشاسا، کمبوڈیا، اٹلی، گیمبیا، مصر، یوگنڈا، زمبابوے اور گھانا سے آنے والے مہمانوں اور وفود کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح 11 بجکر 5 منٹ پر شروع ہوا۔

بولیویا کا وفد

سب سے پہلے ملک بولیویا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

بولیویا سے امسال وہاں کے ایک مشہور اخبار El Deber کے چیف ایڈیٹر Carlos Jamie Orias صاحب آئے تھے اور ان کے ساتھ وہاں کے مبلغ عطاء الغالب صاحب تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے جلسہ کے بارہ میں استفسار فرمایا، جس پر موصوف نے کہا کہ جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میری زندگی کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ اتنی بڑی تعداد ہو اور پھر کسی قسم کا کوئی دنگا فساد، کوئی بدانتظامی نہ ہو، ایسا میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حضور کی فیملی کے بارہ میں دریافت کیا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میری فیملی میں میری بیگم اور دو بچے ہیں۔ دونوں بچوں کی شادی ہو چکی ہے۔ میرے grand children بھی ہیں۔ کھانے اور چائے وغیرہ پر ملتے ہیں۔ رات کو بھی مل لیتے ہیں۔ میں کچھ وقت فیملی کے ساتھ گزارتا ہوں۔

☆ امن کے قیام کیلئے کوششوں کے حوالہ سے جرنلسٹ کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایک لمبا اور مسلسل کیا جانے والا Process ہے۔ میں دنیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر اپنے ایڈریسز میں سرکردہ افراد کو توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ اسی طرح جب سرکردہ اور ذمہ دار حکام کے ساتھ ملتا ہوں تو انہیں بھی توجہ دلاتا ہوں۔ میں نے مختلف ممالک کے سربراہان کو خطوط بھی لکھے ہیں۔ جماعت ہر لیول پر اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام آخری اور دائمی مذہب ہے۔ تمام مذاہب اسلام کے خلاف اس وجہ سے بھی ہیں کہ اسلام کہتا ہے کہ وہ آخری اور کامل دین ہے اور باقی سب مذاہب بالآخر اسلام میں داخل ہوں گے اور یہی ایک مذہب ہوگا۔

☆ جہاد کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کے خلاف اب کوئی ملک ہتھیار نہیں اُٹھا رہا۔ جو بھی لڑائیاں ہو رہی ہیں وہ سیاسی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک ریفارمر، مصلح آئے گا اور اس کے زمانہ میں تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہوگا۔ مذہبی جنگیں نہیں ہوں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ مسلمہ وہی مصلح اور ریفارمر ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئے۔ آپ علیہ السلام نے اعلان کیا کہ اب اس زمانہ میں کوئی بھی اسلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھا رہا تو اب تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ یہ قلم کے جہاد کا دور ہے۔ اب اسلام کے خلاف لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ حملہ کیا جا رہا ہے تو اس کا جواب بھی انہی ہتھیاروں یعنی لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ دیا جائے۔ پس اس زمانہ میں جماعت احمدیہ لٹریچر کی اشاعت اور الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعہ اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دے رہی ہے۔

☆ احمدی خواتین کے حوالہ سے جرنلسٹ کے استفسار پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ احمدی خواتین ہمارے مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی ہوئی ہیں۔ تعداد کے لحاظ سے خواتین مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔

☆ جرنلسٹ Carlos Jamie صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جس بات نے مجھے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ جماعتِ احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے جوش اور اس کے قیام کے لئے کوششیں ہیں۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جو آج کے دور میں بہت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ کی مختلف اقوام اور مختلف تہذیبوں کے افراد کو مذہبِ اسلام کی اصل بنیادوں پر جمع کرنے کی خواہش بھی قابلِ تحسین ہے۔

اسی طرح یہ امر بھی میرے لئے خاص تعجب کا حامل تھا کہ اتنا وسیع و عریض انتظام محض رضا کاروں کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ کوئی بھی کام خواہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو وہ ایمان، خلوص اور بے غرض محنت سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

امام جماعت احمدیہ نے مرد اور عورت کے حقوق و فرائض کے بارے میں جو تقریر کی اس سے میرے بہت سے شبہات دور ہوئے۔ اس خطاب سے مرد و عورت کے بارے میں اسلامی تعلیم کی حکمت مجھ پر مزید واضح ہوئی۔

تعلیمی میدان میں احمدی خواتین کی اعلیٰ کامیابیاں بھی ایک خوشکن امر تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیا کے امن کے لئے کوششیں کریں۔ پہلے خاندان کی سطح پر، پھر کمیونٹی کی سطح پر اور پھر ملک اور تمام دنیا کی سطح پر۔

امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب جتنا احمدیوں کے لئے ضروری تھا اتنا ہی باقی دنیا اور دوسری اقوام کے لئے بھی ضروری تھا۔

امام جماعت احمدیہ نے جہاد کے حقیقی معنوں پر روشنی ڈالتے ہوئے سمجھایا کہ جہاد کے حقیقی معنی کوشش اور اصلاح کے لئے مشقّت کرنے کے ہیں۔ اور یہی چیز دنیا کو تباہی سے بچانے اور حقیقی بھائی چارہ کے قیام کی بنیادی اینٹ ہے۔

موصوف نے کہا: مغرب کے نزدیک اسلام عورتوں کو پیچھے رکھتا ہے اور ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن میں نے یہاں دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ تو اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے والی خواتین کو انعامات دے رہے ہیں اور ہر ایک عورت کو انفرادی حیثیت سے پکارا

جا رہا ہے تو میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں واپس جا کر اپنے اخبار میں اس حوالہ سے ضرور لکھوں گا۔ کیا دنیا میں کبھی کسی رہنما نے صرف عورتوں کو مخاطب کر کے خطاب کیا ہے؟ کبھی نہیں۔

بولیویا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

پیراگوئے کا وفد

بعدازاں ملک پیراگوئے (Paraguay) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ پیراگوئے سے آنے والا وفد پانچ ممبران پر مشتمل تھا جن میں پیراگوئے کی دو بڑے اخبارات کے صحافی Aldo Antonio Benitz صاحب اور Juan Perez Acosta اور ایک نومبایع Benjanmin Lopez شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا لگا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ لوگ اپنے ایمان پر کس قدر مضبوط ہیں۔ تینوں دن ایک روحانی ماحول تھا۔ ہم نے بہت جذباتی مناظر دیکھے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ کے انتظامات کیلئے ایک عارضی وِلیج (Village) بنایا گیا تھا۔ اب آپ وہاں جا کر دیکھیں تو جو عارضی ولیج تھا وہ اب فارم لینڈ بن چکا ہے۔ ہمارے والنٹیرز نے سب کچھ کلیئر کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیراگوئے کے مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ ساؤتھ امریکہ کے ان سپینش ممالک میں کام کرنے کیلئے ایک شارٹ ٹرم پلان بنائیں اور ایک لانگ ٹرم پلان بنائیں۔

☆ سپین کے حوالہ سے بھی بات ہوئی کہ یہاں اب لوگوں اور جگہوں کے نام مسلمان ناموں کی طرح ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں پہلے عیسائیت تھی، پھر اسلام آیا، اس کے بعد پھر عیسائیت آ گئی لیکن ان کے رُوٹس ایسے ہیں کہ مسلمانوں کی طرح کے نام علاقوں میں چل رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سپین میں اسلام سات سو سال تک رہا۔ پھر عیسائیت دوبارہ آ گئی۔ اب ہم دوبارہ لوگوں کے دل جیت کر ان کے دلوں میں اسلام داخل کریں گے۔ اسلام کسی جنگ کے نتیجہ میں نہیں پھیلے گا بلکہ اسلام اپنی اصل تعلیم محبت و پیار کے ذریعہ پھیلے گا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ اپنے کام کو ان ساؤتھ امریکن ممالک میں بڑھائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اس کام کو ضرور بڑھائیں گے اور پھیلاتے چلے جائیں گے۔ ابھی تو ان ممالک میں ابتدا ہوئی ہے۔ اس کو ہم نے آئندہ مزید بڑھانا ہے۔ جوں جوں ہمیں مزید مبلغ ملیں گے ہم یہاں مزید مبلغین بھیجیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے اسلام کی حسین اور امن و سلامتی کی تعلیم پیش کرنی ہے۔ اچھی چیز پیش کریں تو جس کو پسند آتی ہے وہ لے لیتا ہے۔ ہم نے یہ صرف پیش کرنا ہے۔ کوئی زبردستی نہیں کرنی۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کی جماعت جو امن کا پیغام پھیلا رہی ہے وہ بہت اچھا ہے۔

☆ اس صحافی نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک نہایت مسرت بخش تجربہ تھا۔ مجھے احمدیوں کے مذہب کے ساتھ لگاؤ اور ایمان کی پختگی نے بہت متاثر کیا۔ اور سب سے بڑھ کر مجھے اس بات کا علم ہوا کہ اسلام امن سکھلاتا ہے۔ حقیقی اسلام ہمسایوں سے محبت اور تشدد سے نفرت کی تعلیم دیتا ہے۔

☆ اسی طرح وفد میں شامل نومبائع احمدی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا پیغام حق نہ صرف مسلمانوں کیلئے بلکہ تمام دنیا کے لئے ہے۔ تمام دنیا سے آئے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر میں بہت حیران ہوا۔ مختلف قوموں اور رنگ و نسل کے لوگ ملے جن کا رہن سہن بہت مختلف تھا لیکن محبت، ایمان اور امن کے حصار اور اللہ تعالیٰ کے نام پر سب جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام لوگ پہچان لیں کہ یہ جماعت محبت و سلامتی والی جماعت ہے۔

پیراگوئے کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 11 بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کانگو کنشاسا کا وفد

اس کے بعد ملک کانگو کنشاسا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ کانگو سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں صوبہ Kwango کے صوبائی وزیر برائے ٹرانسپورٹ اینڈ سمال انڈسٹریز Soulyman Diana Kule صاحب، اور Jean Piere Ndumba صاحب شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر دونوں مہمانوں نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ کے لئے دعوت پر ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی یادیں بہت گہری ہیں۔ ہم انہیں بھلا نہیں پائیں گے۔ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ 30 ہزار سے زائد لوگ تھے، سب ایک دوسرے کے ساتھ بڑی محبت سے مل رہے تھے۔ جس چیز نے ہمیں سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ چھوٹے بچے تھے جو بڑی محبت اور چاہت کے ساتھ ہماری خدمت کر رہے تھے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ہم نے محسوس کیا کہ خدا تعالیٰ یہاں موجود ہے۔

موصوف منسٹر نے کہا کہ جس طرح حضور انور نے مسلمان ممالک کو مخاطب کیا ہے اس بات سے مجھے ڈر پیدا ہوا کہ ان ممالک کی طرف سے کہیں یہاں جلسہ پر کوئی ہنگامہ وغیرہ نہ ہو جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر حق بات کہنی ہے تو پھر جرأت کرنی پڑتی ہے اور ہم نے تو حق بات ہی کہنی ہے۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کیلئے دعا کریں کہ وہاں بھی امن قائم ہو۔ ہمارے حکومتی عہدیدار ہی فساد کے ذمہ دار ہیں اور لوگ ان سے ناامید ہو چکے ہیں۔

موصوف نے درخواست کی کہ حضور انور انہیں کوئی نصیحت فرمائیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ۔ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے عوام کی خدمت کریں۔ ان کے تقاضے پورے کریں۔ آپ کو اپنے سے زیادہ لوگوں کی فکر ہونی چاہئے۔

☆ صوبائی وزیر MBAKATA صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کا انتظام ہر لحاظ سے بہترین تھا۔ ایئرپورٹ سے جلسہ گاہ تک مہمانوں کا والہانہ استقبال، کھانا، ٹرانسپورٹ اور دیگر شعبہ جات کی مہمان نوازی بہترین تھی۔ جلسے کے بعد بھی اور مہمانوں کے واپس جانے تک جماعت کی طرف سے مہمانوں کو پوری توجہ اور احترام ملتا رہا۔ جلسہ گاہ میں کام کرتے ہوئے بچوں کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے جذبات دیکھ کر مجھے یہ محسوس کرنے میں دیر نہیں لگی کہ اس جگہ پر خدا تعالیٰ کی موجودگی ہر طرف تھی۔

حضور انور اور جلسہ کے ہر مقرر کی طرف سے محبت اور امن کا جو پیغام دیا گیا اس کا مثبت اثر جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد پر تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ ہر مقرر امن اور پیار کا ایک خطبہ پڑھ رہا تھا جس کی آج پوری دنیا کو ضرورت ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ واپس جا کر مجھے بھی اپنے صوبے اور اپنے ملک میں ایک کردار ادا کرنا ہے۔ اللہ مجھے اس کی توفیق دے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ بھی میں ایسے جلسوں میں شامل ہوا کروں گا۔

کانگو کنشاسا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 12 بجکر 7 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

کمبوڈیا کا وفد

بعدازاں ملک کمبوڈیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ کمبوڈیا سے تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں وہاں کے نیشنل ٹیلیویژن چینل کے نمائندہ Nhim Chany صاحب بھی شامل تھے۔

موصوف نے عرض کیا کہ جلسہ کے انتظامات نے بہت متاثر کیا ہے۔ 30 ہزار سے زائد لوگ تھے۔ صبح و شام لوگوں کو وقت پر کھانا دیا جاتا رہا۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ ایک ہی وقت پر کھانا کھاتے تھے اور کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہیں دیکھی۔ سیکیورٹی کا انتظام بھی بہت اچھا تھا۔ پولیس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

موصوف نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ایک قابلِ ذکر چیز یہ بھی تھی کہ اس جلسہ میں مختلف ممالک سے ہر نسل اور رنگ کے لوگ جمع تھے لیکن سب ایک دوسرے کے بہن بھائی معلوم ہو رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت قریبی رشتہ دار ہیں اور سب ایک دوسرے کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ چیز میں نے کہیں اور نہیں دیکھی۔

عالمی بیعت کا منظر دیکھ کر بھی موصوف بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ اس قسم کا منظر میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ جس طرح لوگ اپنے خدا کے حضور جھکے ہوئے اور آہ و بکا کر رہے تھے وہ بہت ہی حیران کُن نظارہ تھا۔

کمبوڈیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 12 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر کمبوڈیا کے وفد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اٹلی کا وفد

اسکے بعد ملک اٹلی سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ اٹلی سے ایک نومبایع اٹالین دوست Manuel Olivares صاحب بھی وفد میں شامل تھے۔ موصوف نے 15 رجون 2017ء کو بیعت کرنے کی توفیق پائی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ اٹالین زبان میں ترجمہ کا کام کریں۔ کتاب Pathway to Peace کا جو نیا ایڈیشن آ رہا ہے اس میں ڈچ پارلیمنٹ اور جاپان والے خطابات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ اسکا ترجمہ بھی ہونا چاہئے۔

حضور انور نے صدر صاحب اٹلی سے دریافت فرمایا کہ یہ کتاب اگر اٹلی میں شائع کی جائے تو اس پر کیا خرچ آئے گا؟ اس پر صدر صاحب اٹلی نے عرض کیا کہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن جرمنی میں طبع ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نومبایع دوست سے فرمایا کہ آپ نے بیعت کر لی ہے، اب اسلامی تعلیمات سیکھیں اور انہیں یاد کریں۔ سورۃ الفاتحہ سیکھیں اور اسے یاد کریں۔ سورۃ فاتحہ کی سات آیات ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کو سیکھیں۔ حضور انور نے موصوف کو سورۃ الفاتحہ پڑھ کر بھی سنائی۔

اٹلی کے وفد کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

گیمبیا کا وفد

بعدازاں ملک گیمبیا (The Gambia) سے آنے والے احمدی احباب مرد و خواتین پر مشتمل وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ گیمبیا سے امسال 21 رافراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہوا تھا۔

وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اور فیملیز کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور بتایا کہ جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر سے ہمارے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے اور ہمارا ایمان بڑھا ہے اور ہم نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے واقفینِ نو بچوں کو وقت پر جلدی سکولوں میں داخل کروایا کریں تا کہ وہ سیکنڈری کی تعلیم جلد مکمل کریں اور پھر جامعہ میں اپنی صحیح عمر

کلامُ الامام

”تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا“

(ملفوظات، جلد1 صفحہ 200)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ“

(ملفوظات، جلد1 صفحہ 108)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

میں داخل ہوں۔ آپکے ہاں بچے بڑی عمر میں جا کر سیکنڈری تعلیم مکمل کرتے ہیں۔

ملک کے سیاسی حالات کے بارہ میں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب گیمبیا سے بعض امور کے متعلق دریافت فرمایا۔

گیمبیا کے وفد کی یہ ملاقات بارہ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ باری باری فیملی وائز تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مصر کا وفد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مصر سے آنے والے وفد نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ مصر سے امسال 9 رافراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

وفد نے بتایا کہ جب ہم جلسہ پر آتے ہیں تو ہر بار ہماری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہمارے ایمان میں ترقی ہوتی ہے کیونکہ خلیفۃ المسیح یہاں موجود ہوتے ہیں۔ ہم جلسہ کے تمام کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم مصر کے احمدی احباب حضور سے محبت کرتے ہیں اور مصر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے حالات درست کردے۔ مصر ایک دل کی طرح ہے۔ حدیث میں ہے کہ دل درست ہو تو سب درست ہو جاتا ہے۔ اس لئے مصر کیلئے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 'اللہ تعالیٰ فضل فرمائے'۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مصر سے دوسرے احباب کو بھی لے کر آیا کریں۔ دو افراد کا کرایہ میں دے دیا کروں گا۔ اس پر ممبران نے عرض کیا کہ دعا کریں کہ حکومت ہمیں ویزے دے دیا کرے۔ لوگ بہت غمگین ہوتے ہیں کہ انہیں ویزے نہیں ملتے۔ اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ فضل فرمائے۔

مصر کے وفد کی حضورانور کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر پچپیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

یوگنڈا کا وفد

بعدازاں یوگنڈا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یوگنڈا سے امسال 7 رافراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا اور سیکرٹری تبلیغ سے جماعتی حالات اور پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ملک کے حالات دریافت فرمائے۔

امیر صاحب یوگنڈا نے اسائلم لینے والے احباب کے حوالہ سے اپنی رپورٹ پیش کی اور مسائل کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مشکلات دور فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب یوگنڈا سے فرمایا کہ دفتری معاملات کے بارہ میں آپ کی ملاقات علیحدہ ہو جائے گی۔

یوگنڈا کے وفد کی حضورانور کے ساتھ یہ ملاقات ایک بج کر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

زمبابوے کا وفد

اس کے بعد ملک زمبابوے سے آنے والے صدر جماعت زمبابوے مکرم یوسف انوبی صاحب نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یوسف انوبی صاحب زمبابوے سے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر یوسف انوبی صاحب نے بتایا کہ زمبابوے میں جماعت کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ ہمارے ممبران کی تعداد قریباً تین ہزار ہے جس میں دو ہزار فعّال ممبرز ہیں۔

وصیت کا جائزہ لینے کے بعد حضورانور نے موصوف کو ہدایت فرمائی کہ آپ پہلے خود اپنی وصیت کریں۔ پھر دوسرے آپ کو follow کریں گے۔ آپ نے یہاں آکر جماعت کا سارا نظام اور سیٹ اپ دیکھا ہے۔ اب واپس جا کر محنت سے کام کریں اور وہاں بھی اسی طرز پر نظامِ جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم کریں۔

موصوف نے بتایا کہ انہوں نے جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر یہاں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ کی حاضری اور سارا انتظام دیکھ کر بہت حیرت ہوئی ہے۔ موصوف کی حضورانور کے ساتھ یہ ملاقات 1 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

گھانا کا وفد

اسکے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ محمود ہال میں تشریف لے آئے جہاں ملک گھانا سے آنے والے وفد نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ گھانا سے امسال 26 رافراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ صدر صاحبہ لجنہ گھانا کو کہیں کہ وہ اپنی تجنید مکمل کریں اور ملک کے تمام ریجنز اور علاقوں سے اپنی لجنہ کی تجنید مکمل کریں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے گھانا کے مختلف علاقوں اور وہاں ہونے والے کاموں کے حوالہ سے گفتگو فرمائی اور بعض احباب جماعت اور دیگر امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور بچوں، بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

گھانا کے وفد کی حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ملاقات 1 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔

افریقن ممالک کے احمدیہ رقیم پریس کے کارکنان کی اجتماعی ملاقات

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق افریقن ممالک کے احمدیہ رقیم پریس میں خدمت سرانجام دینے والے مبلغین اور کارکنان کی اجتماعی ملاقات تھی۔

امسال جلسہ سالانہ پر گھانا، آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، گیمبیا، سیرالیون، کینیا، تنزانیہ اور بینن کے احمدیہ پریس کے نمائندے آئے تھے۔ ہر ایک نے حضورانور کی خدمت میں اپنے اپنے کاموں کی رپورٹ پیش کی۔

گھانا کے نمائندہ نے بتایا کہ امسال انہوں نے گھانا کی مقامی زبان میں دو ہزار کی تعداد میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا ہے۔

اسی طرح دیگر ممالک کے نمائندگان نے اپنے اپنے پریس میں شائع ہونے والے لٹریچر اور دیگر امور کی رپورٹ پیش کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا فرنچ ایڈیشن اور رسالہ التقویٰ افریقن ممالک کے لئے فرنچ ممالک کے پریسز میں شائع ہوتا ہے۔

بعض ممالک نے اپنے پریس میں توسیع دینے کے لئے مزید مشینری کی ضرورت کا ذکر کیا جس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر اپنے وسائل سے حاصل کر سکتے ہیں تو کر لیں۔

پریس کے نمائندگان کی یہ ملاقات ایک بج کر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں دو بجے حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

مرکزی نمائندگان کے اعزاز میں ظہرانہ

مختلف ممالک سے جلسہ میں شامل ہونے والے مرکزی نمائندگان کے اعزاز میں جماعت احمدیہ یُوکے کی طرف سے دیئے گئے ظہرانہ میں شرکت۔

☆ آج جماعت احمدیہ یُوکے کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مرکزی نمائندگان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا جس کا انتظام مرکزی گیسٹ ہاؤسز کے عقب میں لگائی گئی مارکی میں کیا گیا۔ اس میں قادیان اور ربوہ سے آنے والے تمام مرکزی نمائندگان، دنیا کے دیگر ممالک سے آنے والے امراء، نیشنل صدران، مبلغین کرام اور دیگر جماعتی عہدیدار شامل تھے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں تشریف لائے اور تمام مہمانوں نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

کینیڈا سے آنے والے خدّام کی اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق چار بج کر پینتالیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمود ہال تشریف لائے جہاں کینیڈا سے آنے والے 365 خدام نے حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کینیڈا سے 365 خدام پر مشتمل اس وفد نے مؤرخہ 25 رجولائی سے 6 راگست 2017ء تک یُو.کے میں قیام کیا۔ ان تمام خدام نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور جلسہ کے بعد وقفِ عارضی کے پروگرام کے تحت وائنڈ اَپ کی ڈیوٹی سرانجام دی۔ کینیڈا سے خدام الاحمدیہ کا یہ وفد باقاعدہ ایک پورا چارٹرڈ جہاز بُک کروا کے لندن پہنچا تھا۔ کینیڈا ایک وسیع و عریض ملک ہے جسے 12 ریجنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس گروپ میں ہر ریجن سے تعلق رکھنے والے خدام شامل تھے۔ سفر کے دوران وفد کے تمام ممبران کو جہاز پر باقاعدہ نماز باجماعت ادا کرنے کی بھی توفیق ملی جس کی ویڈیو سوشل میڈیا وغیرہ پر لاکھوں لوگوں نے دیکھی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 29 فیملیز کے 145 افراد اور اس کے علاوہ 37 راحباب نے انفرادی طور پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 182 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 28 ممالک سے آئی تھیں۔ پاکستان، امریکہ، سپین، کینیڈا، سعودی عرب، تنزانیہ، ڈنمارک، ناروے، نائیجیریا، ابوظبی، یُوکے، انڈیا، جرمنی، ہالینڈ، کینیڈا، اٹلی، بنگلہ دیش، گھانا، فلپائن، سویڈن، انڈونیشیا، یوگنڈا، یونان، قطر، آئیوری کوسٹ، ماریشس، آئرلینڈ اور بینن۔

ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

ارشاد حضرت امیر المومنین

''کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 را پریل 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 رجون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ نمبر 1

خلق) اور تمام نائب افسران اسٹیج پر موجود تھے اور تمام ناظمین اور مہمان نواز اپنے نائبین اور معاونین کے ساتھ اسٹیج کے سامنے قطار میں اپنے شعبہ جات کی لائن میں کھڑے تھے۔

تقریباً 20 منٹ کے خطاب کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب کے اختتام کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے تفصیل کے ساتھ جلسہ گاہ، قیام گاہوں اور دیگر انتظامات کا جائزہ لیا۔

(29 دسمبر 2017 بروز جمعۃ المبارک)

افتتاحی اجلاس

دُور دراز سے تشریف لانے والے عشاقِ احمدیت صبح جلد ہی جلسہ گاہ کے احاطہ میں آکر بیٹھنے لگے اور زیرِ لب دعائیں کرتے رہے اور جوشِ ایمان سے نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کررہے تھے۔ یہ نظارہ نہایت ایمان افروز تھا۔

پرچم کشائی

جماعتی روایات کے مطابق ایک محفوظ صندوق میں خدام احمدیت کی حفاظت میں لوائے احمدیت، جلسہ گاہ میں لایا گیا۔ مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ، مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ناظر نشرواشاعت قادیان، مکرم وسیم احمد صدیق صاحب ناظر بیت المال آمد، مکرم محمد نسیم خان صاحب وکیل التبشیر، مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی، مکرم زین الدین حامد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی لوائے احمدیت کے ساتھ موجود تھے۔

صبح ٹھیک 10 بجکر 8 منٹ پر محترم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔ پرچم کشائی کے موقع پر اسٹیج سے لاؤڈ سپیکر سے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ کی دعائیں دوہرائی جارہی تھیں اور جلسہ گاہ میں موجود حاضرین نے ان دُعاؤں کو پورے جوش اور رقت کے ساتھ دوہرایا۔

محترم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی صدارت میں پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مرشد احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقفِ عارضی نے کی۔ آپ نے سورۃ النمل کی آیات 61 تا 65 پڑھ کر سنائیں اور اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔

بعدہ محترم صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض للہ یہاں تشریف لائے ہیں اس کیلئے میں آپ سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے جلسہ کے ضمن میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز ارشادات پیش فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد وتقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی اختیار کریں۔

اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1905 میں نظام وصیت کا آغاز فرمایا جس کا اہم مقصد یہی تھا کہ ایک پاکباز جماعت کا گروہ قائم ہو۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ وصیت کا نظام خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ نے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطاب نظام نو کے حوالہ سے بھی نظامِ وصیت کی اہمیت وبرکات کا ذکر فرمایا۔

بعد ازاں نور ہسپتال قادیان کی سو سالہ خدمات پر مشتمل ''النور'' کے نام سے شائع شدہ ایک سوونیئر کی رسم اجرائی ہوئی۔ مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ نے نور ہسپتال قادیان کی خدمات کے حوالہ سے سوونیئر کا تعارف کروایا۔ صدر اجلاس مکرم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے سوونیئر کا اجراء فرمایا جبکہ آپ کے ساتھ مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند اور مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال قادیان بھی موجود تھے۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔

پہلا دن۔ پہلا اجلاس

افتتاحی تقریب کے بعد جلسے کے پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

لوگو سنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں

☆ اسکے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر قضا بورڈ قادیان نے ''ہستی باری تعالیٰ'' (اسلام ایک زندہ خدا کا تصوّر پیش کرتا ہے) کے عنوان سے کی۔

آپ نے سورۃ البقرۃ کی آیت 256 یعنی آیۃ الکرسی پڑھنے کے بعد فرمایا کہ آج دُنیا میں جس قدر بھی مذاہب پائے جاتے ہیں ان سب کی بنیاد خدا تعالیٰ کی ہستی پر ہی قائم ہے۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اہلِ مذاہب میں اللہ کی ذات پر ایمان صرف ایک رسمی بات بن کر رہ گئی۔ مادیت اور ٹیکنالوجی کے زہر نے ان کے ایمان باللہ کے عقیدہ کو پاش پاش کر دیا۔ سورۃ العنکبوت کی آیت 70 کے مطابق جو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتا ہے، زندہ خدا کی زندہ تجلیات اُن پر ظاہر ہوتی ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں بتایا کہ آج ہستی باری تعالیٰ کا زندہ ثبوت اسلام سے ہی ملتا ہے۔

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں ظاہر ہونے والے نشان 'طاعون' کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی مثالیں بیان کیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی عظیم تائید ونصرت ان کے ساتھ رہی اور اللہ تعالیٰ کا کیسا عظیم الشان سلوک ان انبیاء کے ساتھ رہا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت دُنیا کو بہم پہنچایا۔ آخر پر آپ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد پیش فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ زندہ خدا ہے، موجود ہے، اب بھی سنتا ہے، نشان بھی دکھاتا ہے، اس کی طرف لوٹو۔ اس کی طرف آؤ۔ اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ اسکی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اسکی صفات کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ اسکے انعامات کے وارث ہوں۔ ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔

☆ آج کے اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ''سیرت آنحضرت ﷺ۔ دعوت اِلی اللہ کی روشنی میں'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے سورۃ الاحزاب کی آیت 46 اور 47 اور سورۃ المائدہ کی آیت 68 کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔

اپنی تقریر کی ابتدا میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کے زمانے کے بارے میں بتایا کہ وہ زمانہ انتہائی ضلالت وگمراہی اور شرک سے لبریز زمانہ تھا۔ اس تاریک دور میں ایک دردمند دل تھا جو اپنی قوم کی بُرائیوں اور گمراہیوں کو دیکھ کر مضطرب تھا، ایک روح تھی جو آسمانی روشنی کیلئے تڑپتی تھی، ایک پچیس تیس سالہ نوجوان تھا جس نے اس کرب میں مبتلا ہوکر سکون کی تلاش میں مکہ سے تین میل دور جبل الحراء کے دامن میں ایک غار کو اپنے ربّ سے راز ونیاز کیلئے ٹھکانہ بنا رکھا تھا اور مسلسل پندرہ سال تک کئی کئی دن وہاں قیام کرکے تنہائی میں شب وروز دُعائیں کرتا رہا۔ یہ تھے ہمارے آقا ومطاع مُحسنِ انسانیت، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعائیں قبول فرمائیں اور روح القدس حضرت جبرائیل امین کو اپنے روح پرور بصیرت افروز کلام پاک کے ساتھ آپکے پاس بھیجا۔ آپکے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

نُور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے
قوم وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار

اِس آسمانی نور سے ظلمت کدوں کو منوّر کرنے اور ضلالت کے گڑھوں میں پڑی ہوئی انسانیت کو اُٹھاکر روشنی کے مینار پر چڑھانے کے لئے آپ کو حکم ہوا بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اب قرآن کریم کی ہر نازل ہونے والی آیت لوگوں کو سُنانی ہے، لکھوانی ہے، یاد کروانی ہے اور پھر ہر قرآنی حکم پر عمل کرکے دکھانا ہے۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ اگر آپ یہ مقدس فریضہ ادا نہ کرسکے تو گویا رسالت کا حق ادا نہ کیا۔

آپ نے سیّدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوۃ وتبلیغ کے کئی ایک نہایت ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔ ان میں سے طائف کا واقعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوۃ الی اللہ کے ذکر میں سفر طائف کا واقعہ تو ناقابل فراموش ہے۔ مکّہ سے چالیس میل دُور طائف کی بستی میں اپنے ایک آزاد کردہ غلام زیدؓ کے ہمراہ تشریف لے گئے جہاں دیگر امراء کے علاوہ قبیلہ ثقیف کے تین سردار بھی تھے جن سے رسول اللہ ﷺ کا ننھیالی رشتہ بھی تھا۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے انہیں دعوۃ اسلام دی اور قریش مکّہ کی مخالفت کا ذکر کرکے ان سے مدد چاہی۔ یہ سُن کر ان میں سے ایک سردار کہنے لگا ''اگر تجھے خُدا نے رسول بنا کر بھیجا ہے تو وہ کعبہ کا پردہ چاک کررہا ہے'' دوسرا بولا ''کیا تمہارے سوا اللہ کو اور کوئی رسول نہیں ملا تھا جسے وہ مبعوث کرتا۔'' تیسرے نے کہا ''خُدا کی قسم! میں تو تم سے بات کرنے کا بھی روادار نہیں ہوں'' (ابن ہشام) اور کہا کہ اس بستی سے فوراً نکل

جاؤ اور صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ بعض غلاموں اور آوارہ لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جو گالیاں دینے اور آوازیں کسنے لگے اتنے میں ایک بڑا ہجوم اکٹھا ہوگیا جو آپ کے راستہ میں دونوں طرف کھڑے ہوکر پتھر برسانے لگا۔ حضرت زیدؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ڈھال بن کر پتھروں سے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے مگر وہ تنہا کیسے بچا سکتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں لہولہان اور جوتے خون سے بھر گئے اور حضرت زید کو بھی شدید زخم آئے۔ اور یہ ہجوم تب واپس لوٹا جب آپ نے عتبہ اور شیبہ سردارانِ مکّہ کے انگوروں کے باغ میں پناہ لی۔

الغرض طائف کا دن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر انتہائی سخت دن تھا۔ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ نبی کریمؐ سے پوچھا کہ اُحد کے دن سے زیادہ کوئی سخت دن بھی آپ پر آیا ہے؟ (اُحد میں آپ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے تھے اور چہرے پر بھی زخم آئے تھے) آپ نے فرمایا عائشہ! میں نے تمہاری قوم سے بہت تکالیف اُٹھائیں مگر سب سے شدید تکلیف وہ تھی جو سفرِ طائف میں اُٹھائی۔ اُس وقت میں سخت مغموم ہونے کی حالت میں سر جُھکائے چلا جاتا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل نے مجھے سایہ میں لے رکھا ہے۔ تب پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے نِدا دی اور مجھے سلام کر کے کہا کہ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھے آپ کے ربّ نے آپکی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ جو حکم دیں اُسے میں بجالاؤں۔ اے محمد (ﷺ)! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس وادی کے یہ دونوں پہاڑ ان پر گرادوں۔ نبیٔ رحمتؐ نے فرمایا نہیں نہیں۔ ایسا نہ کرو۔ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ (بخاری)

اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8؍ستمبر 2017ء سے بعض ارشادات پیش کئے۔ حضور انور فرماتے ہیں: ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ تربیت منالیا، عشرہ تبلیغ منالیا، سڑکوں پر کھڑے ہوکر لٹریچر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہوگیا...... اللہ تعالیٰ نے حکمت اور اچھی نصیحت اور ٹھوس دلیل کے ساتھ جو تبلیغ کا حُکم دیا ہے اُس کے مطابق چلنا ہمارا کام ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ اُسے کرتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔ اسکے نتائج، اللہ نے فرمایا کہ میں نے پیدا کرنے ہیں۔ کس نے گمراہی میں بھٹکتے رہنا ہے اور کس نے ہدایت پانی ہے، یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں ...... ہمارے سے اگر پوچھا جائے گا تو صرف اتنا جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھنا ہے کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟ کس نے ہدایت پانی ہے اور کس نے ہدایت نہیں پانی، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اگر ہم اپنا فرض پورا کر رہے ہیں تو مرنے کے بعد دُنیا کم از کم اللہ تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتی کہ ہمیں تو اسلام کا پیغام ملا ہی نہیں تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اسکی خوبیوں اور کمالات کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ حضور انور نے فرمایا: پس تبلیغ کیلئے بھی اپنی حالتوں میں پہلے پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک سچے مسلمان کا نمونہ جب انسان بن جائے تو پھر سوال ہی نہیں کہ لوگوں کی توجہ پیدا نہ ہو۔ نمونہ دیکھ کر ہی لوگ توجہ پیدا کر دیتے ہیں اور اسطرح با قاعدہ تبلیغ سے پہلے تبلیغ کے راستے کُھلنے شروع ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس تقریر کے بعد پہلے دن کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

پہلا دن - دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد پہلے دن کا دوسرا اجلاس دوپہر 2 بجکر 15 منٹ پر زیر صدارت مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم طارق احمد طارق صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الصّف کی آیات 7 تا 10 کی تلاوت کی۔ مکرم ایم ناصر احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند نے ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ مکرم نصر من اللہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

☆ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد برائے تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بعنوان ''موجودہ زمانہ میں تعلیم القرآن کی ضرورت و اہمیت، احباب جماعت و عہدیداران کی ذمہ داریوں کے حوالے سے'' کی۔ موصوف نے سورۃ جمعہ کی آیت نمبر 3 اور 4 کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ پھر فرمایا: اِن آیات میں سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی دو بعثتوں اور آپ کے ذمہ اُن عظیم ذمہ داریوں کا ذکر ہے جو آپ ﷺ پر نازل ہونے والی آخری دائمی اور عظیم شریعت یعنی قرآن مجید کی ہر دور میں اہمیت و ضرورت کو بیان کرتی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کی بعثت اولیٰ جو ملک عرب میں آپ کے وجودِ باجود کے ذریعہ اُس زمانہ میں ہوئی جب چاروں طرف ظلمات اور گمراہی کا دور دورہ تھا اور بنی نوع انسان کے حالات بد سے بدتر تھے۔ اس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ فرما کر کھینچا ہے یعنی خشکی اور تری غرضیکہ ہر جگہ فساد ہی فساد برپا تھا۔ ان ابتر اور پُر آشوب حالات میں آپ ﷺ نے اس کامل و مکمل اور آخری شریعت یعنی قرآن مجید کے ذریعہ خدا داد قوت قدسیہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ بنی نوع انسان کا تزکیہ فرما کر ان کے اندر عظیم انقلاب برپا کیا۔

آپ نے قرآن مجید، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں تعلیم القرآن کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات پیش کیے۔ حضور انور اپنے خطبہ جمعہ 24؍ستمبر 2004 میں فرماتے ہیں: ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں پھر ترجمہ پڑھیں پھر مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھیں۔ فرمایا اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جارہا۔ فرمایا: پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں بھی جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ہی ملنا ہے اور برکت اس کے احکام پر عمل کرنے میں ہی ہے۔

اسی طرح حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 23؍ جون 2017ء میں جماعت کے عہدیداران کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے فرمایا: پھر رمضان میں خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے سننے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے بہت سے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ کم از کم قرآن کریم کا ایک دور مکمل کرلیں کیونکہ یہ سنت بھی ہے لیکن ساتھ ہی اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ اور اہتمام اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ اب ہم نے روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں نمازوں کے مختلف اوقات کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا یعنی فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دو یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم پڑھنا صرف خاص دنوں تک ہی مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ نمازوں کے ساتھ اسے بیان کر کے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ پھر تلاوت کے ساتھ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کا ترجمہ پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بھی ہمیں پتا چلے اور اس زمانے میں تو خاص طور پر اسے باقاعدگی سے پڑھنے کی ضرورت ہے جب مسلمان کہلانے والے بھی اس کی تعلیم بھلا بیٹھے ہیں۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم سب کو بالخصوص عہدیدارانِ جماعت کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تعلیم القرآن سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ولادت

☆ خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم ذیشان احمد کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے مورخہ 10؍نومبر 2017 کو پہلی بیٹی عطا ہوئی ہے۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام قدسیہ آیت تجویز فرمایا ہے۔ قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وسلامتی اور درازی عمر عطا فرمائے، نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور ہمیں اس کی احسن تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (بدر سعید، اہلیہ مکرم سعید احمد صاحب، جماعت احمدیہ فلک نما، حیدرآباد)

نکاح

☆ مکرم محمود احمد بابو صاحب امیر ضلع محبوب نگر کے بیٹے مکرم مشہود احمد طاہر صاحب آف چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر کا نکاح مکرمہ صالحہ کوکب صاحبہ بنت مکرم اشفاق احمد صاحب ساکن فلک نما حیدرآباد کے ساتھ مورخہ 8؍دسمبر 2017 کو مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے -/1,51,000 روپئے حق مہر پر پڑھایا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (جاوید احمد، انسپکٹر بدر)

کلامُ الامام

''نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی
صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے۔''
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 3)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

''جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی۔''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
#2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR-585201
ContactNumber: 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالبِ دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s : 9906928638

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

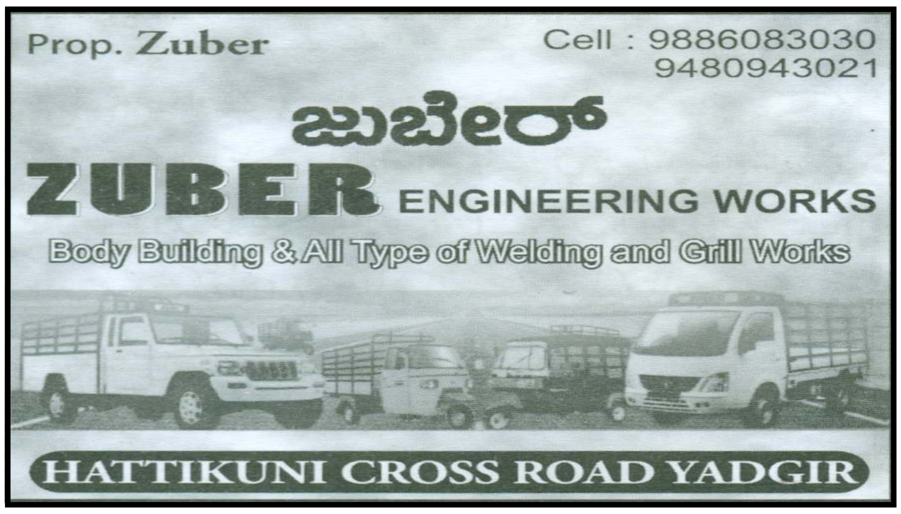

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 راکتوبر 2017 بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ حفیظہ اختر صاحبہ، حال کرائیڈن

(اہلیہ مکرم محمد صادق قریشی صاحب مرحوم، آف لاہور)

11 راکتوبر 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم حاجی بابو محمد عبد اللہ صاحب مرحوم (سابق نائب ناظر بیت المال ربوہ) کی بیٹی تھیں۔ شادی کے بعد دہلی سے لاہور منتقل ہوئیں اور حلقہ محمد نگر میں چھ سال تک صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 8 راگست کو اپنے بچوں سے ملنے یوکے آئیں اور یہاں کچھ عرصہ ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، بہت نیک، صالح اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 9 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد زاہد قریشی صاحب (سابق امیر شارجہ) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ محمودہ عزیز چٹھہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب چٹھہ، شیخوپورہ)

5 راگست 2017 کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مہے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں 14 سال صدر لجنہ رہیں اور اس کے علاوہ بھی مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ضرورت مندوں اور غریبوں کا خیال رکھنے والی، ہمدرد، دعا گو، تہجد گزار، متوکل علی اللہ، صائب الرائے اور نافع الناس خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ ہر سال مجلس شوریٰ میں شامل ہو کر کارکردگی کی بنیاد پر انعام حاصل کرتی رہیں۔

(2) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ، آف جرمنی

(اہلیہ مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب ڈینٹسٹ آف ربوہ)

25 رستمبر 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت نیک، صالح اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کے گھر پر اگر کوئی سوالی آتا تو کبھی اسے خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب

(آف شفاء میڈیکو، لاہور)

29 رمئی 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحب رضی اللہ عنہ (آف ہرسیاں والے) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ آپ لاہور کے میو ہسپتال کے قریب شفاء میڈیکو کے نام سے ایمبولنس مہیا کرتے تھے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ کی وفات پر بھی آپ نے ایمبولنس مہیا کی تھی اور خود ہی اسے ڈرائیو بھی کیا تھا۔ مرحوم بیواؤں اور یتیموں کی مالی مدد کرنے والے، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی ڈاکٹر سامعہ ڈار صاحبہ اور بھائی مکرم فاروق احمد صاحب (حال امریکہ) یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد اسلم خالد صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے خالہ زاد بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

آپ کی نظر اس بات پر ہو کہ میرے ماں باپ نے پیدائش سے پہلے مجھے وقف کیا اور پھر جوانی میں قدم رکھ کر مَیں نے اپنے وقف کی تجدید کی اسلئے میں نے دنیا کی طرف نہیں دیکھنا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: واقفین نَو نوجوانوں کو اور میدان عمل میں نوجوان مربیان کو بھی مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ کوئی صدر، امیر یا عہدیدار بلکہ کوئی فرد جماعت بھی آپ کی عزت اور احترام کرے یا نہ کرے آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قربانی کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے نیک نیتی سے نبھاتے رہیں۔ آپ کی نظر اس بات پر ہو کہ پہلے میرے ماں باپ نے پیدائش سے پہلے مجھے وقف کیا اور پھر جوانی میں قدم رکھ کر مَیں نے اپنے وقف کی تجدید کی اسلئے میں نے دنیا کی طرف نہیں دیکھنا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنا ہے اور خدا تعالیٰ کی جماعت کی ضرورت کو دیکھنا ہے۔ اسلئے میں جامعہ میں جانے کیلئے اپنے آپ کو پیش کروں گا۔ اور جب مربی بن گئے تو پھر ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے اور لوگوں کے رویّوں کی کچھ پرواہ نہیں کرنی۔ یعنی انسان تو ویسے ہی ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ پھر یہ نہیں دیکھنا کہ عہدیدار کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر کوئی شکوے اور ایسی باتیں پیدا بھی ہو جائیں تب بھی بجائے بندوں سے اظہار کرنے کے خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ لوگوں کے رویّوں کی پرواہ نہیں کرنی۔ (خطبہ جمعہ 10 رمارچ 2017) (انچارج وقف نو بھارت)

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8537: مَیں سلیمہ بیگم زوجہ مکرم عزیز الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کھبلی تحصیل دہرا ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/11,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمران خان　　الامۃ: سلیمہ بیگم　　گواہ: عزیز الدین

مسل نمبر 8538: مَیں نوشادہ بیگم زوجہ مکرم علی محمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مسجد دارانگ تحصیل جوالہ جی ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، مستقل پتا: سند براری ضلع اننت ناگ تحصیل کوکرناگ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/20,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: علی محمد خان　　الامۃ: نوشادہ بیگم　　گواہ: ناصر احمد خادم

مسل نمبر 8539: مَیں ممتاز اختر بنت مکرم محمد اکبر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن سند براری ڈاکخانہ کوکرناگ ضلع اننت ناگ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: علی محمد خان　　الامۃ: ممتازہ اختر　　گواہ: داؤد احمد شاکر

مسل نمبر 8540: مَیں ریحانہ بیگم زوجہ مکرم عمران خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن ڈاکخانہ سالوہ تحصیل ہارولی ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/21,000 روپئے، زیور طلائی: 1 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمران خان　　الامۃ: ریحانہ بیگم　　گواہ: داؤد احمد خان

مسل نمبر 8541: مَیں ببلی بیگم زوجہ مکرم نصیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن کھبلی ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 ناک کی نتھ 6 گرام 22 کیریٹ بصورت حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر احمد　　الامۃ: ببلی بیگم　　گواہ: ناصر احمد خادم

مسل نمبر 8542: مَیں جان بی بی زوجہ مکرم نصیر دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن دھیرا تحصیل پالمپور ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 ردسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/2000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد شاکر　　الامۃ: جان بی بی　　گواہ: گلزار علی

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 18-January-2018 Issue 3

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے وہ سچا تعلق اور عشق خدا تعالیٰ سے پیدا کرلیا تھا کہ سوال ہی نہیں تھا کہ وہ کسی طرح بھی خدا تعالیٰ سے غافل ہوں یا کسی بھی قربانی سے وہ دریغ کرنے والے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12؍جنوری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرا مذہب یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جذب زبردست تھی اور پھر آپ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپ نے کھینچا انہیں پاک صاف کر دیا۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کس قسم کی تبدیلیاں پیدا کیں فرماتے ہیں کہ صحابہ کی حالت کو دیکھتے ہیں تو ان میں کوئی جھوٹ بولنے والا نظر نہیں آتا حالانکہ جب عرب کی ابتدائی حالت پر نگاہ کرتے ہیں تو وہ تحت الثریٰ میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بت پرستی میں منہمک تھے۔ یتیموں کا مال کھانے اور ہر قسم کی بدکاریوں میں دلیر اور بے باک تھے۔ ڈاکوؤں کی طرح گزارہ کرتے تھے۔ گویا سر سے پیر تک نجاست میں غرق تھے۔ لیکن ایسا انقلاب آپؐ نے ان میں پیدا کیا جس کی نظیر دوسری قوموں میں نہیں ملتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ اتنا بڑا ہے کہ یہی دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا درست کرنا مشکل ہوتا ہے مگر یہاں تو ایک قوم تیار کی گئی کہ جنہوں نے اپنے ایمان اور اخلاص کا وہ نمونہ دکھایا کہ بھیڑ بکری کی طرح اس سچائی میں ذبح ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور مؤثر نصیحت نے ان کو آسمانی بنا دیا تھا۔ قدسی صفات ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ یہ وہ نمونہ ہے اسلام کا جو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اسی اسلام اور ہدایت کا باعث تھا جو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا جس سے زمین پر آپ کی ستائش ہوئی کیونکہ آپ نے زمین کو امن، صلح کاری اور اخلاق فاضلہ اور نیکوکاری سے بھر دیا۔

صحابہ کرام کے غیر معمولی مقام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ تھا۔ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا۔ ان کے دل یقین سے بھر گئے تھے۔ جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اوّل مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے۔ پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔ پھر صحابہ کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ کہ جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے۔ آپ اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ایک ہی آیت صحابہ کے حق میں کافی ہے کہ انہوں نے بڑی بڑی تبدیلیاں کی تھیں۔ بادیہ نشین لوگ اور اتنی بہادری اور جرأت! تعجب آتا ہے۔ وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو یاد الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے۔ یعنی محبت الٰہیہ میں ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں انکے حال میں خلل انداز نہیں ہوسکتیں۔ پس صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے وہ سچا تعلق اور عشق خدا تعالیٰ سے پیدا کر لیا تھا کہ سوال ہی نہیں تھا کہ وہ کسی طرح بھی خدا تعالیٰ سے غافل ہوں یا کسی بھی قربانی سے وہ دریغ کرنے والے ہوں۔

حضرت خباب بن الارت کے بارے میں آتا ہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنا کفن دیکھنے کے لئے منگوایا۔ وہ ایک عمدہ کپڑے کا کفن تھا۔ اپنے عزیزوں سے کہا کہ اتنا عمدہ کفن مجھے دو گے؟ اور رو پڑے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ کو ایک چادر کفن کے لئے میسر ہوئی تھی اور وہ بھی اتنی چھوٹی کہ پاؤں ڈھانکتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا، سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر پاؤں کو گھاس سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر انتہائی خشیت سے کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دینار یا درہم کا بھی میں مالک نہیں تھا اور آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنی دولت دی ہے کہ میرے گھر کے کونے میں جو صندوق پڑا ہے اس میں ہی چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں۔ پھر معاذ بن جبل ایک صحابی تھے ان کے بارے میں آتا ہے کہ تہجد ادا کرنے والے اور لمبی عبادت کرنے والے تھے۔ ان کی تہجد کی نماز کا ان کے قریبیوں نے یوں نقشہ کھینچا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے کہ اے میرے مولیٰ اس وقت سب سوئے ہوئے ہیں آنکھیں سوئی ہوئی ہیں۔ اے اللہ تو حیّ و قیوم ہے میں تجھ سے جنت کا طلب گار ہوں مگر اس میں کچھ سست رو ہوں یعنی عمل کرنے میں میں سست ہوں اور آگ سے دور بھاگنے میں کمزور اور ناتواں ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ جہنم کی آگ بھی ہے اور اس کے لئے نیکیاں کرنی پڑتی ہیں لیکن اس سے بچنے کے لئے میں بہت کمزور ہوں۔ اے اللہ تو مجھے اپنے پاس سے ہدایت عطا کر دے۔

حضور انور نے فرمایا: ان صحابہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے ایک انقلاب پیدا کیا تھا ورنہ یہ عشق و محبت کی داستانیں کبھی رقم نہ ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت تھی وہ بھی ایسی کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔

جنگ احد میں جہاں حضرت طلحہ کی عشق و محبت کی داستان کا ذکر ملتا ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے سامنے رکھا کہ کوئی تیر آپ کو نہ لگے وہاں حضرت شماس نے بھی بڑا عظیم کردار ادا کیا ہے۔ حضرت شماس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور ہر حملہ اپنے اوپر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شماس کے بارے میں فرمایا کہ شماس کو اگر میں کسی چیز سے تشبیہ دوں تو ڈھال سے تشبیہ دوں گا کہ وہ اُحد کے میدان میں میرے لئے ایک ڈھال ہی تو بن گیا تھا۔ وہ میرے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں حفاظت کرتے ہوئے آخر دم تک لڑتا رہا۔

حق بات کہنا اور کسی سے نہ ڈرنا صحابہ کا شیوہ تھا حضرت سعید بن زید کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دن کوفہ میں امیر معاویہ کے مقرر کردہ گورنر جامع مسجد میں بیٹھے تھے۔ حضرت سعید بھی وہاں تشریف لائے۔ گورنر نے بڑی عزت اور تکریم کے ساتھ ان کا استقبال کیا، اپنے ساتھ بٹھایا۔ اسی دوران وہاں کوفہ کا ایک شخص آیا اور اس نے حضرت علی کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعید اس پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر بن عوام، سعد اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے اور کہنے لگے کہ دسواں بھی ہے اس کا نام میں نہیں لیتا۔ جب زور دے کر پوچھا گیا تو بتایا کہ وہ دسواں میں یعنی سعید بن زید ہوں۔ آپ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ سب سے بڑا سود یعنی حرام چیز مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آج اسی چیز کو مسلمانوں نے بھلا دیا ہے اور بڑے پیمانے سے لے کر چھوٹے پیمانے تک ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان مسلمان کی عزت پر اپنے مفادات کے لئے حملے کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر صحابی کا اپنا اپنا انداز ہے ایک موقع پر حضرت عمر نے حضرت صہیب سے کہا کہ تم کثرت سے لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلاتے ہو مجھے ڈر ہے کہ اس میں اسراف نہ ہوتا ہو۔ حضرت صہیب نے کہا کہ یہ جو میں کھانا کھلاتا ہوں یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کو رواج دیتے ہیں۔ حضرت صہیب کا مقام حضرت عمر کی نظر میں بھی بہت بڑا تھا چنانچہ حضرت عمر نے اپنا جنازہ حضرت صہیب سے پڑھوانے کی وصیت فرمائی تھی۔

حضرت اسامہ وہ خوش قسمت تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیار کی سند دی تھی۔ لیکن جہاں تربیت اور دین کا معاملہ ہے وہاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں، پھر یہ ذاتی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ ایک واقعہ آتا ہے کہ جب جنگ میں ایک کافر اسامہ کے سامنے آیا تو اس نے فوراً کلمہ پڑھ دیا لیکن آپ نے اسے پھر بھی قتل کر دیا۔ حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس شخص کے کلمہ پڑھنے کے بعد بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی کہ اس نے محض بچنے کے لئے کلمہ پڑھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا اور پھر فرمایا کیا تو نے اسے کلمہ شہادت پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا؟ اسامہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ اتنی بار دہرایا کہ میں نے چاہا کہ کاش آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوتا۔ اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے عہد کر لیا کہ کبھی بھی آئندہ کسی شخص کو جو لا الہ الا اللہ پڑھے گا قتل نہیں کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: کاش کہ یہ باتیں آج کے مسلمانوں کو بھی سمجھ آ جائیں۔ اسلام کے نام پر غیروں پر تو جو ظلم کر رہے ہیں وہ کر ہی رہے ہیں آپس میں مسلمان مسلمانوں کو قتل کر رہا ہے۔ اب شام کی جنگ ہے، لاکھوں لوگ وہاں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ مسلمان نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے۔ وہی جو کلمہ گو ہیں وہی دوسرے کو مار رہے ہیں۔ یمن میں کلمہ گوؤں کو مارا جا رہا ہے، دوسرے ظلم روا رکھے جا رہے ہیں ٹارچر دیئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ صحابہ کی محبت اور رسول کی محبت کے صرف نعرے نہ لگائیں بلکہ ان کے عمل کے مطابق عمل کرنے والے بھی ہوں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے نام پر اپنی اناؤں کی تسکین کر رہے ہیں۔ اسلام کا تو ان کو الف ب کا بھی پتا نہیں ہے۔ اپنی برتری ثابت کرنا ان کی کوشش ہے۔ منہ پر تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے لیکن دل میں صرف اور صرف اپنی ذات ہے۔ ہمیں شکر گزاری کرنی چاہئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم نے اس رہنما کو مانا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق بنا کر بھیجا۔ آپ نے ہمیں صحابہ کے مقام کے بارے میں بھی بتایا اور ان کے پیچھے چلنے کے لئے بھی نصیحت فرمائی۔ پس یہی ایک ذریعہ ہے جسے ہم اگر اپنے سامنے رکھیں اور آپ کی باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو حقیقی مسلمان بھی بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حقیقی پیروی کرنے والے اور احکامات پر عمل کرنے والے ہو جائیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مکرمہ امتہ المجید احمد صاحبہ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے، جن کی 9؍جنوری 2018 کو وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور نے نماز کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad